REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTEL REGISTRATION NO. P. GDP. -6.

جلد ۳۸

شمارہ ۳۸

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- عبدالحق فضل

نائب:- قریشی محمد فضل اللہ

شرحِ چندہ
سالانہ ۶۰ روپے
ششماہی ۳۰ روپے
ممالکِ غیر (بذریعہ بحری ڈاک) ۲۵۰ روپے
فی پرچہ ایک روپیہ پچیس پیسے

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

ہفت روزہ "بدر" قادیان ـــ 143516

۲۰ صفر ۱۴۱۰ ہجری ۲۱ تبوک ۱۳۶۸ ہش ۲۱ ستمبر ۱۹۸۹ء

اخبارِ احمدیہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جشنِ تشکر کے سلسلہ میں اِن دِنوں بیرونی ممالک کا دورہ فرما رہے ہیں۔

احبابِ کرام دِل و جان سے پیارے آقا کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور معجزانہ فائز المرامی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور کی صحت اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۸ ہش / ۱۹۸۹ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے منظور شدہ پروگرام صد سالہ احمدیہ جشنِ تشکر کے تحت اِس سال جلسہ سالانہ قادیان ۱۸-۱۹-۲۰ فتح دسمبر ۱۳۶۸ ہش / ۱۹۸۹ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔

یہ چونکہ صد سالہ جشنِ تشکر کا سال ہے اس لئے احباب زیادہ سے زیادہ اِس سال جلسہ سالانہ قادیان میں شریک ہوکر اس کی روحانی برکات سے مستفید ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر رہے۔ آمین۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ملفوظات سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

ہر ایک جو بچایا جائے گا، اپنے کامل ایمان سے بچایا جائے گا!

"توبہ کرو اور پاک اور کامل ایمان اپنے دلوں میں پیدا کرو۔ اور ٹھٹھا کرنے والوں کی مجلسوں میں مت بیٹھو تا تم پر رحم ہو۔ یہ مت خیال کرو کہ ہم اِس سلسلہ میں داخل ہیں۔ مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہر ایک جو بچایا جائے گا اپنے کامل ایمان سے بچایا جائے گا۔ کیا تم ایک دانہ سے سیر ہو سکتے ہو۔ یا ایک قطرہ پانی کا تمہاری پیاس بجھا سکتا ہے؟ اِسی طرح ناقص ایمان تمہاری رُوح کو کچھ بھی فائدہ نہیں دے سکتا۔ آسمان پر مومن وہی لکھے جاتے ہیں جو وفاداری سے اور صدق سے اور کامل استقامت سے اور فی الحقیقت خدا کو سب چیز پر مقدم رکھنے سے، اپنے ایمان پر مُہر لگاتے ہیں۔ مَیں سخت دردمند ہوں کہ مَیں کیا کروں۔ اور کس طرح ان باتوں کو تمہارے دِل میں داخل کردوں۔ اور کس طرح تمہارے دِلوں میں ہاتھ ڈال کر گند نکال دوں۔ ہمارا خُدا نہایت کریم و رحیم اور وفادار خُدا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص کوئی حصہ خباثت کا اپنے دِل میں رکھتا ہے۔ اور عملی طور پر اپنا پورا صدق نہیں دِکھلاتا تو وہ خُدا کے غضب سے بچ نہیں سکتا۔ سو تم اگر پوشیدہ بیج خباثت کا اپنے اندر رکھتے ہو تو تمہاری خوشی عبث ہے اور مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم بھی ان لوگوں کے ساتھ ہی پکڑے جاؤگے جو خدا تعالیٰ کی نظر کے سامنے نفرتی کام کرتے ہیں۔ بلکہ خدا تمہیں پہلے ہلاک کرے گا بعد میں اُن کو۔ تمہیں آرام کی زندگی دھوکہ نہ دے۔ کہ بے آرامی کے دِن نزدیک ہیں۔ اور ابتداء سے جو کچھ خُدا تعالیٰ کے پاک نبی کہتے آئے ہیں۔ وہ سب ان دنوں میں پُورا ہوگا۔ کیا خوش نصیب وہ شخص ہے جو میری بات پر ایمان لاوے۔ اور اپنے اندر تبدیلی پیدا کرے۔ اور کیا بدنصیب وہ شخص ہے جو بڑھ بڑھ کے دعوےٰ کرتا ہے کہ مَیں اِس جماعت میں داخل ہوں۔ مگر خُدا اس کے دِل کو ناپاک اور دُنیا سے آلودہ اور خباثتوں سے پُر دیکھتا ہے۔ اور اِس کے بعد تم لوگوں سے جھگڑا مت کرو۔ اور دُعا میں مشغول رہو۔ ٹھٹھے اور ہنسی سے پرہیز کرو۔ اور کسی کو دُکھ مت دو۔ اور ڈرتے رہو۔ جب تک کہ وہ خوفناک دِن آوے جس کا وعدہ دیا گیا ہے۔ تمہیں یہ بھی ضروری نہیں کہ اس خوفناک دِن سے پہلے کسی اخبار یا اشتہار کا جو اس پیشگوئی کی تکذیب کے بارے میں لکھا گیا ہو رد کرو۔ کیونکہ اب خُدا ان تکذیبوں کے آپ جواب دے گا۔ نیکی کرو، بھلائی کرو۔ صدقہ دو۔ راتوں کو اُٹھ کر اپنے یگانہ خدا کو یاد کرو۔ اور گالیوں کا پہاڑ بھی تم پر ٹوٹ پڑے تو اُن کی طرف نظر اُٹھا کر مت دیکھو۔ خدا کے غضب کے دِن سے فرشتے بھی کانپتے ہیں۔ سو تم ڈرتے رہو۔"

(اشتہار ۲ مارچ ۱۹۰۶ء)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر نگران بورڈ بدر قادیان۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ہفت روزہ "بدر" قادیان
مورخہ ۲۱ر تبوک ۱۳۶۸ ہش!

مولانا منت اللہ مونگھیری کے قتل و مقاطعہ کے فتوے

(۲)

مشاہداتی ثبوت مشاہدہ بھی یہی ہے کہ مخالفینِ احمدیت جن جھوٹے مدعیانِ نبوت کی آئے دن فہرست پیش کرتے رہتے ہیں، اُن میں سے کوئی ایک بھی دعوٰے کے بعد ۲۳ سال تک زندہ نہیں رہا۔ کوئی ہلاک ہُوا کوئی تائب۔ اور ان کی ترقی اِس طرح رُک گئی کہ آج سطحِ زمین پر کوئی بھی ان کا ماننے والا موجود نہیں ہے۔

مخالفینِ احمدیت ایک بہاء اللہ کا نام پیش کیا کرتے ہیں۔ کہ ان کے ماننے والے موجود ہیں۔ مگر انہوں نے بالوضاحت خدائی کا دعوٰے کیا تھا۔ نبوت و رسالت کا ہرگز دعوٰے نہیں کیا تھا۔ ہمارا چیلنج ہے کہ مخالفینِ احمدیت بہاء اللہ کی کوئی ایسی اپنی تحریر پیش نہیں کر سکتے۔ جس میں انہوں نے نبوت و رسالت کا دعوٰے کیا ہو۔ اس کے مقابل پر ہم ان کی خدائی کا دعوٰے اُن کی "اقدس" سے پیش کر سکتے ہیں ؎

کچھ تو خوفِ خدا کرو لوگو
کچھ تو لوگو خُدا سے شرماؤ (دُرِّ ثمین)

پس قرآن کریم کی زیرِ تبصرہ آیت کی صداقت پر یہ تین ثبوت پیش کرتے ہوئے اس کے مقابل پر رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی ہے کہ لَيْسَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ نَبِيٌّ۔ کہ میرے اور مسیحِ موعود کے درمیان اور کوئی نبی نہ ہوگا۔ آج کرۂ ارض پر رسُولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے غلام مسیحِ موعود علیہ السلام کے پیرو تو کروڑوں کی تعداد میں موجود ہیں۔ لیکن جن جھوٹے نبیوں کو مخالفینِ احمدیت حرزِ جان بناتے ہوئے ہیں اور اُن کو پیش کرتے رہتے ہیں ان کا ایک بھی ماننے والا سطحِ زمین پر موجود نہیں۔ یہ لوگ اتنا بھی نہیں سوچتے کہ جن احادیث میں تیس جھوٹے دجّالوں کے آنے کی پیشگوئی ہے وہاں ایک سچے مسیح اور مہدی کے آنے کی بھی تو پیشگوئی موجود ہے۔ پس اُن کو تیس جھوٹے دجّال مبارک اور جماعتِ احمدیہ کو ایک سچا مسیح اور مہدی مبارک۔ قسمت اپنی اپنی، نصیب اپنا اپنا۔ خدا تعالیٰ کے مامُور تو ایک آئینہ کی طرح ہوتے ہیں۔ ہر شخص اپنی معنوی شکل اُن میں دیکھ رہا ہوتا ہے ؎

مجھ کو کافر کہہ کے اپنے کُفر پہ کرتے ہیں مُہر
یہ تو ہے تصویر اُن کی ہم تو ہیں آئینہ دار (دُرِّ ثمین)

سوشل بائیکاٹ مونگھیری صاحب لکھتے ہیں :-

"ہرسنگھ پور میں ایک شخص نے اپنے قادیانی ہونے کا اعلان کیا ہے۔ اب، اس کے کافر و مرتد ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔ ہرسنگھ پور اور علاقہ کے تمام مسلمانوں کا اوّلین فریضہ ہے کہ وہ اس قادیانی کا مکمل بائیکاٹ کریں۔ اس سے بول چال تک بند کر دیں۔ یہاں تک کہ نہ صرف ہرسنگھ پور بلکہ دربھنگہ کی زمین بھی اس پر تنگ ہو جائے ...... ہندوستان سیکولر اسٹیٹ ہے ہم اس میں قتل کرنے کی بات نہیں کر سکتے۔"

الجواب :- مونگھیری صاحب ایم-ایل-اے یا ایم-پی منتخب ہوتے رہے ہیں۔ اُن کو اتنا بھی معلوم نہیں کہ عقیدہ کے اختلاف کی بناء پر جس طرح کسی کو قتل کرنا جُرم ہے اسی طرح کسی کا سوشل بائیکاٹ کرنا بھی قانونی جرم ہے۔ افسوس! پڑھے لکھے آدمی ہو کر اِس المناک درندگی کا مظاہرہ کر رہے ہیں ؎

کہکشاں چھین کے اَوروں کے مقدر کی کبھی
اپنی راہوں میں ستارے نہ اُتارو لوگو!

اِس درندگی کا جواب تو بڑی عظمت کے ساتھ قرآن و سنّت میں موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-
فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ۔ کہ جو چاہے ایمان لے آئے اور جو چاہے اِنکار کر دے۔ لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ۔ دین میں کسی قسم کے جبر و تشدد کی کوئی اجازت نہیں۔
مونگھیری صاحب کی درندگی کے سراسر خلاف رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کا شعب ابی طالب میں اڑھائی تین سال تک بڑا شدید سوشل بائیکاٹ کیا گیا تھا۔ ایسا بائیکاٹ کہ صبح کے وقت بھوکے بلبلاتے بچوں اور عورتوں کی دردناک چیخیں جب سُنائی دیتی تھیں، تو اہلِ مکہ کے دِل دہل جاتے تھے۔ ان کے ظالمانہ بائیکاٹ کو دیمک چاٹ گئی۔ اور بعض دردمند دل رکھنے والے کفارِ مکہ نے مسودہ کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ اور بائیکاٹ کو توڑا۔ اور اعلان کیا کہ اب ہم اِس ظلم کو مزید جاری نہیں رکھنے دیں گے۔ کیا مولانا منت اللہ مونگھیری اپنے علاقہ کے صرف ایک احمدی کے لئے ایسا ہی بائیکاٹ کرنا چاہتے ہیں ؎

اِس سرابِ رنگ و بُو کو گلستاں سمجھا ہے تُو
آہ اَے ناداں قفس کو آشیاں سمجھا ہے تُو

ولی اور مُسلمان بننے کا نسخہ اب ہم مونگھیری صاحب سے ایک سوال دریافت کرتے ہیں کہ اُن کے والد محترم مولوی سیّد محمد علی صاحب خانقاہ رحمانی مونگھیر تحریر فرماتے ہیں کہ :-

"ہم نے ایک مرتبہ خواب دیکھا کہ اپنی والدہ سے صحبت کی اور اپنے بھائی کو مار ڈالا۔ یہ دیکھ کر ہم بہت گھبرائے۔ حضرت سے عرض کیا (حاشیہ میں لکھا ہے یعنی حضرت شاہ محمد آفاق رضی اللہ عنہ)۔ فرمایا کہ اِس خواب کا دیکھنے والا ولی ہوگا ...... سالکِ راہِ خدا جب تک اپنے بھائی کا سر نہ کاٹے اور اپنی ماں سے صُحبت نہ کرے مُسلمان نہیں ہوتا۔" (ارشادِ رحمانی و فضلِ یزدانی ص۴۹ مؤلفہ مولوی محمد علی صاحب مونگھیری)

قرآنِ کریم اور احادیثِ نبویؐ میں تو مُسلمان اور ولی بننے کا یہ نسخہ ہمیں کہیں دکھائی نہیں دیا۔ بلکہ اس کے برعکس رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود نامسعُود اور اُمتِ محمدیہ میں مشابہت بتاتے ہوئے فرمایا تھا کہ اگر کسی بدبخت یہودی نے اپنی ماں سے صُحبت کی ہوگی تو میری اُمت میں بھی ضرور کوئی ایسا بدقسمت ہوگا جو ایسا کرے گا ؎

کیا پوچھتے ہو حال میرے کاروبار کا
آئینہ بیچتا ہُوں مَیں اندھوں کے شہر میں

حرفِ آخر مونگھیری صاحب صرف ایک آدمی کے احمدی ہونے پر اتنے بے چین ہو گئے ہیں۔ اِس صد سالہ جوبلی کے ایک ہی سال میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اُنہتّر ہزار افراد کا ٹھاٹھیں مارتا ہُوا سمندر احمدیت میں داخل ہو چکا ہے۔ مونگھیری صاحب اور اُن کے ہمنوا علماء کو یاد رکھنا چاہیئے کہ جماعتِ احمدیہ کے قلُوب میں اللہ تعالیٰ اور اس کے پاک رسُول حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کلمہ طیبہ کی جو محبت رچ بس گئی ہے، وہ کبھی اپنی جبر و تشدد کی کارروائیوں سے نکال نہیں سکتے۔ اور جو خلوص و محبت سیدنا حضرت مسیح موعُود علیہ السلام اور خلفائے کرام کی احمدیوں کے قلوب میں موجزن ہے وہ تمہارے کفر و ارتداد اور سوشل بائیکاٹ اور ظلم و تشدد کے مظاہروں اور فتووں سے کم نہیں ہو سکتی۔ بلکہ ہر آن اس محبّت میں اضافہ ہو رہا ہے۔ آپ یاد رکھیں کہ زمین کے کناروں تک احمدیوں کے قلُوب میں جو محبتوں کے دریا بہہ رہے ہیں وہ تمہارے انسانیت سوز مظالم سے کبھی کم نہیں ہو سکتے ؎

ایسی کوئی خبر تو نہیں اے قاتلانِ شہر
دریا محبّتوں کے جو بہتے تھے تھم گئے!

عبدالحق فضل

خُدا کا نام مٹانے سے مٹ نہیں سکتا!

تمہیں تلاش ہے کس کی، مجھے بتاؤ تُم
شکایتوں کا ہمیں شوق ہے نہ عادت ہے
نیاز و ناز کی باتوں کا ذکر چھوڑ دو تُم
تمہاری آگ تمہیں کو کرے گی راکھ کا ڈھیر
خُدا کا نام مٹانے سے مِٹ نہیں سکتا
نگاہِ اہلِ نظر میں ہے سعیِ نامسعُود!

کسی کا جُرم ہو تم ہی، مرے سر لگاؤ تُم
ہزار بار بھی چاہو تو آزماؤ تُم
فقیہہِ شہر کے فتوے ہمیں سُناؤ تُم
ہمیں اِس آگ کی گرمی سے مت ڈراؤ تُم
تم آپ مِٹ کے رہو گے، چلو، مٹاؤ تُم
کہ اہلِ دِل کی نظر سے نظر چُراؤ تُم

نسیم جذبِ درُوں سے ہے بادیہ پیما
تُم اس کی رہ سے ہٹو اُس کے مُنہ نہ آؤ تُم

طالبِ دُعا :- نسیم سیفی۔ ربوہ

(بشکریہ ہفت روزہ النصر لندن)

عبادت گاہوں کی اصل زینت ان میں عبادت کرنیوالے لوگ ہوتے ہیں

اکٹھے ہوکر عبادت کرنے سے اجتماعی برکت کی طاقتیں پیدا ہوجاتی ہیں

سان فرانسسکو کی جماعت سے میں بہت خوش ہوا ہوں

مسجد میں تقویٰ کی زینت لیکر آئیں اور خیال رکھیں کہ خدا ناراض نہ ہوجائے

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے ۳۰؍ جون ۱۹۸۹ء کو سان فرانسسکو (امریکہ) میں فرمودہ خطبہ جمعہ کا خلاصہ

حضورِ انور نے فرمایا:
جماعت احمدیہ سان فرانسسکو کے لئے یہ مبارک اور تاریخی دن ہے۔ کیونکہ ایک لمبے عرصہ کے بعد جماعت کو مشن مہیا ہوا اور آج خدا کے فضل سے رسمی طور پر اس کا افتتاح کیا جارہا ہے

حضور انور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ سان فرانسسکو دور دور تک پھیلی ہوئی ہے اور عملاً ایک جماعت نہیں بلکہ تین جماعتوں میں منقسم ہے بلکہ غالباً ایک چھوٹی جماعت بھی اُس کے ساتھ منسلک ہوچکی ہے۔ اس لئے ہماری ضرورت یہ تھی کہ یہ مشن کم و بیش ان جماعتوں سے برابر فاصلے پر ہو اور اس کا رقبہ اتنا زیادہ ہو کہ آئندہ کی ضروریات کو پورا کر سکے۔

فرمایا۔ میرا رجحان ہمیشہ یہ رہا ہے کہ جب بھی کوئی جگہ لی جائے جماعت کی وقتی تعداد سے بہت زیادہ کشادہ جگہ لی جائے کیونکہ ہمیشہ سے اللہ تعالیٰ کا جماعت کے ساتھ یہ سلوک چلا آرہا ہے کہ کھلے اور وسیع حوصلے کے ساتھ جو جگہ بنائی جاتی ہے خدا تعالیٰ جلد جماعت کو وسیع کر کے اس جگہ کو بھر دیتا ہے اس کا راز اخلاص اور تقویٰ ہے اگر خدا کی خاطر کوئی جگہ لی جائے اور اس کے نام کی سر بلندی کی خاطر کوئی مرکز بنایا جائے تو خدا اس جذبے کو قبول فرماتا ہے اور خود ہی اپنے گھر کی رونق کا سامان مہیا کیا کرتا ہے۔ لیکن یہ رونق ایک لحاظ سے اس جگہ آنے والے نمازیوں پر بھی منحصر ہے۔ لیکن جہاں تک اس جذبہ کی قبولیت کا تعلق ہے وہ خدا کی طرف سے قبول ہونے کے بعد زائد فضل کی صورت میں ایمان رکھنے والوں پر برستا ہے۔ فرمایا اس مضمون کو قرآن نے یوں بیان فرمایا ہے کہ عبادت گاہوں کو زینت تم نے بخشنی ہے اگر ان کی زینت ظاہری ہے تو تم ان کی زینت سے حصہ نہیں لوگے

فرمایا۔ یہ ایک حیرت انگیز اعلان ہے جس کی طرف بار بار جماعت کو توجہ دلانا ضروری ہے اس لئے مساجد اور مشنز کے افتتاح کے موقعہ پر میرا دھیان اس آیت کی طرف منتقل ہوجاتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا آج جو دنیا میں بڑی بڑی دولت مند حکومتیں ہیں۔ ان میں بعض مسلم حکومتیں بھی شامل ہیں۔ ان کی دولت سے جماعت کے اموال کی کچھ بھی نسبت نہیں۔ ان کا زور فلک بوس عمارتوں کی تعمیر پر ہوتا ہے جو فن تعمیر کی نمونہ ہوں۔ مگر ان کی یہ کوششیں قرآن کی اس آیت کے مفہوم سے متصادم ہیں۔ قرآن نے کہیں یہ ذکر نہیں کیا کہ عبادت گاہیں اپنی ظاہری شان و شوکت کے ذریعہ ایمان والوں کو زینت بخش سکتی ہیں۔ ہاں یہ فرمایا کہ عبادت گاہ کو ایمان لانے والا زینت بخشتا ہے۔ دین حق میں خدا کے ساتھ تعلق کی روح کو بیان فرمادیا گیا ہے۔ اس لحاظ سے حکومتوں کی دولت سے تعمیر ہونے والی عظیم الشان عبادت گاہیں اور ان کے نمازیوں کی حالت پر غور کرتے ہوئے اس مسجد نبوی کا تصور باندھیں جو کچی اینٹوں سے تعمیر کی گئی تھی۔ اور بارش جس کے صحن کو کیچڑ میں بدل دیا کرتی تھی، مگر اس کی زینت حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے تقویٰ سے مزین پاکباز وجود تھے۔ اس مسجد کی زینت کو ان مساجد سے بھلا کیا نسبت ہوسکتی ہے۔

فرمایا یہی حال دیگر مذاہب کی عبادت گاہوں کا ہے۔ ایک دنیا دار کی نظر ان دلوں پر پڑتی ہے جو ان میں اس کی عبادت کے لئے آتے ہیں۔

حضور نے فرمایا۔ اس پہلو سے میں جماعت احمدیہ سان فرانسسکو کو مبارکباد کے ساتھ یہ توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ اس مشن ہاؤس کو اپنے وجود کی زینت کا تقویٰ بخشیں۔ اور خدا کی خاطر یہاں آیا کریں۔ اور یاد رکھیں کہ جب نیک لوگ ایک جگہ اکٹھے ہوں تو ان کی نیکی کی اجتماعی قوت سے غیر معمولی روحانی قوت پیدا ہوتی ہے، ایسے لوگوں کے بارہ میں خدا تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ وہ نجات یافتہ اور بابرکت لوگ ہیں اور ذکر الٰہی کی خاطر جمع ہونے والے ان بابرکت لوگوں کی برکت سے ان کے ساتھی بھی حصہ پاتے ہیں۔

فرمایا خدا کے بندے جب خدا کی خاطر اکٹھے ہوتے اجتماعی منصوبے بناتے یا ذکر الٰہی کرتے ہیں تو ان کے اندر اجتماعی برکت کی کچھ طاقتیں پیدا ہوتی ہیں۔ اور ان کا ماحول ان کی برکتوں سے فائدہ اٹھاتا ہے اور وہ خیر اُمت کے مصداق وجود بن جاتے ہیں پس اس مشن میں آپ کا اکٹھا ہونا ایک تو آپ کے لئے برکت کا موجب ہوگا اور دوسرا اس سے جماعت کے اندر ایک نئی روح اور نئی زندگی پیدا ہوگی۔ یہ فرضی بات نہیں بلکہ ایک حقیقت ہے۔ اور ہم نے ان برکتوں کا مشاہدہ کیا ہے۔ اس کا ایک پہلو یہ ہے کہ آپ کے یہاں اکٹھے ہونے کی برکت سے آپ کے ہمسائیوں یا ماحول کو بھی اثر ملنا چاہیئے۔ اسی ضمن میں کینیڈا اور امریکہ کی دوسری جماعتوں نے عملی طور پر یہ ثابت کیا ہے کہ بعض دفعہ تھوڑوں کے فیض سے بڑی تعداد کے لوگ فیض پایا کرتے ہیں چنانچہ اس امر کا اظہار خود ان علاقوں کے گورنرز منسٹرز ممبران پارلیمنٹ نے صد سالہ جوبلی کی تقاریب میں اپنے بیانات میں کیا کہ یہ جماعت تھوڑی تو ہے لیکن غیر معمولی صلاحیتوں سے مزین ہے۔ اور ہماری نظر اس پر تحسین کے ساتھ پڑ رہی ہے۔ اور ان کی وجہ سے ہماری سوسائٹی کو بہت سے فوائد پہنچ رہے ہیں۔ آپ کا یہ بھی عذر کافی نہیں کہ ہم تو بہت تھوڑے ہیں اور اس سوسائٹی پر کیا اثر انداز ہو سکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی محبت سے خدائی وجود بننے والے اخلاقِ حسنہ سے متصف لوگ یقیناً با اثر وجود ہوتے ہیں ان کی تعداد کی کمی ان کے رسوخ کی راہ میں حائل نہیں ہوا کرتی۔

حضور انور نے تفصیل سے حاضرین کینیڈا کے جماعت کے بارہ میں نیک جذبات کا ذکر کیا اور فرمایا کہ ایک چھوٹی سی جماعت کے متعلق ان کا اعتراف جہاں ان کے اعلیٰ خلق کو داد تحسین دیتا ہے وہاں جماعت کے حسن خلق کے متعلق بھی عظیم الشان شہادت ہے۔

حضور انور نے اہل فرانسسکو کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ آپ مسجد میں تقویٰ کی زینت لے کر آئیں اور ہر آن اس بات کا خیال رکھیں کہ میری کسی بات پر خدا ناراض نہ ہوجائے۔

...رہیں اس کی حجت سے محروم نہ رہ جاؤں۔

فرمایا جہاں تک میرا اس جماعت سے رابطہ ہوا ہے میں خوشی سے اس بات کا اظہار کرنا چاہتا ہوں کہ میرے نزدیک خدا نے آپ کی جماعت تقویٰ کی بنیادی صفت سے مزین فرمایا ہوا ہے۔ اور میں نے بڑے نیک لوگ آپ میں دیکھے ہیں۔ گو کہ آپ کی جماعت بظاہر نہ تو منظم ہے اور نہ ہی اجتماعی کوششوں میں کوئی ایسا حصہ لے رہی ہے جو قابل ذکر ہو لیکن اس کے باوجود آپ کا خمیر اچھا ہے حتی کہ بعض احباب کی بغیر جماعت بیویوں نے بڑی سعادت مندی کا اظہار کرتے ہوئے یہ شکوہ کیا کہ جماعت کے پاس کوئی ایسی جگہ نہیں جہاں ہمارے بچے بار بار حاضر ہو کر دینی اخلاق و آداب حسنہ سیکھ سکیں یہ احساس بڑا ہی پسندیدہ احساس ہے۔ لیکن میں نے جس نظر سے آپ کو دیکھا ہے میں اطمینان کے ساتھ یہاں سے روانہ ہوں گا اور مجھے یقین ہے کہ گوہر قابل آپ کے اندر موجود ہے۔

فرمایا اس کے علاوہ میں نے تقویٰ کی ایک یہ بھی یہاں علامت دیکھی ہے کہ دکھاوا نہیں کیا گیا۔ چنانچہ اس بدصورت نظر آنے والی عمارت کو ایک خوبصورت مشن ہاؤس میں تبدیل کرنے کے لئے بعض لوگوں نے بغیر ریاکاری کے نہایت خاموشی سے دن رات یہاں خدمتیں کی ہیں۔ اس ضمن میں حضور انور نے مقامی جماعت کے صدر مکرم محمد فیروز صاحب کا خصوصی شکریہ ادا کیا اور فرمایا کہ باوجود اس کام میں مرکزی کردار ادا کرنے کے وہ ملاقات کے وقت بار بار میری توجہ دوسروں کی خدمتوں کی طرف مبذول کرواکے ان کی تحسین اور دلداری کے طلبگار رہے اور یہی کیفیت دوسروں کی ہے۔ فرمایا اور یہی تقویٰ کی روح ہے پس میں ایسے یہاں سے بغیر مطمئن ہو کر جا سکتا ہوں بلکہ میں نے اپنی آنکھوں سے آپ کے دلوں میں تقویٰ کی علامتیں دیکھی ہیں۔ خدا نے تو آپ کو وہ صلاحیت عطا فرمائی ہے جو عظیم الشان کام سرانجام دے سکتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا یہاں صرف نظام اور اجتماعیت کی کمی ہے جس کا ایک حصہ تو آج اس مشن ہاؤس کی صورت میں پورا ہو گیا ہے جسے آپ اپنی اجتماعی زندگی کا محور بنا سکتے ہیں۔ اور میری آپ کو یہی نصیحت ہے کہ خدا کے اس احسان سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں اور اس کو خوب رونق بخشیں خدا کے فضل سے آپکی جماعت میں تمام بنیادی صلاحیتیں موجود ہیں۔ کہ آپ ایک عظیم جماعت کے طور پر یہاں ابھریں اور ارد گرد کے ماحول پر ایک نیک اثر قائم کریں۔ اور میں توقع رکھتا ہوں کہ خدا جب بھی مجھے یہاں دوبارہ آنے کی توفیق عطا فرمائے آپ میں ایسی روحانی پاکیزہ تبدیلیاں پیدا ہو چکی ہوں کہ میں خدا کے حضور اپنی روح کو بہت ہی زیادہ جھکاتے ہوئے اور سجدہ ریز ہوتے ہوئے یہاں سے رخصت ہوں۔

حضور انور نے اس موقعہ پر اجتماعیت کی نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اسے یاد رکھیں اس میں انسان کی زندگی ہے۔ فرد کی اکیلی زندگی کوئی حیثیت نہیں رکھتی قطرے اکٹھے ہو کر ہی دریا بنا کرتے ہیں ورنہ یہاں ہر طرف ایسی خشک زمینیں پھیلی پڑی ہیں جو قطروں کو جذب کر کے ان کی خداداد نیکیوں کو ضائع نہیں ہونے دیں گی۔ اس لئے آپ نظام جماعت سے وابستہ رہیں اور اپنی خدمتیں پیش کریں۔ اور خدمتیں کر لینے کے نتیجہ میں تکلیف محسوس کریں یہ ابراہیمی روح ہے۔ اسی روح کے نتیجے میں خدا نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے قیامت تک کی برکتوں کے وعدے کئے تھے اور یہی وہ ابراہیمی روح تھی جس کے نتیجے میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی ذریت میں پیدا کیا گیا ہے۔ پس آپ کے اوپر ابراہیمی ہونے اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہونے کی حیثیت سے یہ بڑی ہی حسین اور پیاری ذمہ داری عائد...

ہوتی ہے کہ آپ بھی خدا کے حضور یہی سلوک کی راہ اختیار کریں۔ اور اللہ سے دعا کرتے رہیں کہ اے خدا! جماعتی ذمہ داریوں پر ہمارے دل میلے نہ ہونے دینا اور ہمارے دل میں یہ بے قرار تمنا جاری رکھنا کہ ہم جب ایک کام کر لیں تو دوسری خدمت ... مصروف ... کے لئے دل میں تمنا پیدا کریں اور تیری خدمت میں ہمیں زیادہ خوشی محسوس ہو۔ اللہ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور خدا کرے کہ یہ جماعت جلد جلد بڑھے اور موتیوں کی طرح نظام جماعت کے ساتھ منسلک ہو جائے۔

ڈاکٹر عبدالقدیر صاحب آف قاضی احمد سندھ کو

شہید کر دیا گیا

۲ راگست کو ۳ بجے کے قریب مکرم ڈاکٹر عبدالقدیر صاحب ولد مولوی رحیم بخش صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام آف تلونڈی جھنگلاں نزد قادیان کو ان کے اپنے کلینک واقع قاضی احمد ضلع نواب شاہ میں ایک نامعلوم شخص نے شہید کر دیا۔ تفصیلات کے مطابق مکرم ڈاکٹر عبدالقدیر صاحب اپنے کلینک میں اخبار کا مطالعہ کر رہے تھے۔ آپ نے اپنے کمپاؤنڈر میر محمد چانڈیو کو ادویات لینے کی غرض سے بازار بھیجا اور اس وقت آپ کلینک میں اکیلے تھے۔ مبینہ طور پر کسی نامعلوم شخص نے جو کافی دیر سے ایک ہوٹل میں بیٹھا تھا مکرم ڈاکٹر صاحب کو اکیلا پاکر آپ کے کلینک میں بہت قریب ہو کر کاربین کے فائر سے قتل کر دیا اور فرار ہو گیا فوری طور پر طبی امداد کے لئے ڈاکٹر صاحب کو شہر کے قریبی ہیلتھ سنٹر میں لے جایا گیا لیکن وہاں پہنچنے سے پہلے ہی ڈاکٹر صاحب موصوف وفات پا چکے تھے

۳ راگست کو بذریعہ سپر ایکسپریس محترم ڈاکٹر صاحب کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا۔ نماز عصر کے بعد مکرم مولوی سعید احمد صاحب انصاری نے نماز جنازہ پڑھائی۔ نماز جنازہ میں تقریباً ایک ہزار افراد نے شرکت کی بعد ازاں مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف کو قطعہ خاص میں دفن کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولوی سعید احمد صاحب انصاری نے ہی دعا کروائی۔ ۱۹۸۳ء سے لیکر اب تک صوبہ سندھ میں یہ بارھویں احمدی کی شہادت ہے

(بشکریہ روزنامہ الفضل ۶ راگست ۱۹۸۹ء)

ولادتیں

• مورخہ ۲۸ ‏/‏ ۸۹ کو اللہ تعالیٰ نے مکرم سید فیروز الدین صاحب قادیان کو بیٹی عطا فرمائی ہے جس کا نام امۃ الحئی تجویز کیا گیا ہے۔ نومولودہ مکرم سید بدرالدین صاحب مرحوم قادیان کی پوتی اور مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم درویش کی نواسی ہے مکرم سید فیروز الدین صاحب نے دس روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں فجزاہ اللہ۔

• مورخہ ۸ ‏/‏ ۸۹ کو مکرم ممتاز احمد صاحب ڈرائیور قادیان کو اللہ تعالیٰ نے لڑکی عطا فرمائی ہے جسے موصوف نے پیدائش سے قبل ہی تحریک "وقف نو" کے تحت وقف کر دیا تھا حضور انور ایدہ اللہ نے بچی کا نام "ملیحہ احمد" تجویز فرمایا ہے نومولودہ مکرم صوفی غلام احمد صاحب درویش قادیان کی پوتی اور مکرم سعید احمد صاحب قریشی مرحوم قادیان کی نواسی ہے مکرم ممتاز احمد صاحب نے اعانت بدر میں مبلغ ۱۰/- روپے ادا کئے ہیں۔

• اللہ تعالیٰ نے مکرم مولوی ... زین الدین صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان کو بتاریخ ۲۶ ‏/‏ ۸۹ پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے جسے قبل از ولادت ہی تحریک "وقف نو" میں والدین نے وقف کرنے کی سعادت پائی ہے حضور انور ایدہ اللہ نے بچے کا نام "ناصر الدین" تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم ماسٹر ... صاحب ... کا پوتا اور مکرم ... صاحب درویش مرحوم قادیان کا نواسہ ہے۔ ہر سہ عزیزان کے نیک صالح خادم دین بننے کیلئے درخواست دعا ہے

آپ کی بقاء کا راز یہ ہے کہ آپ باخدا بن جائیں

آج ہی سے خدا کی محبت کیلئے کوشش شروع کر دیں

خدمت کی روح زندہ ہو تو کوئی انقلاب برا اثر نہیں ڈال سکتا

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ فرمودہ ۲۳ر جولائی ۱۹۸۹ء

بمقام واشنگٹن امریکہ

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۳ر جولائی ۱۹۸۹ء کو خطبہ جمعہ واشنگٹن امریکہ میں ارشاد فرمایا۔ حضور نے فرمایا کہ مذاہب اور CULTS میں ایک نمایاں فرق ہے CULTS فتنوں کی حیثیت رکھا کرتی ہیں اور مذاہب مستقل قدریں ہوتے ہیں، یہاں امریکہ میں ہی کچھ سال پہلے مختلف قسم کی CULTS آئیں اور کچھ کمائیاں کر کے خواب کی طرح ہٹ جاتی رہیں اس کے مقابل پر مذاہب ایک سنجیدہ خدمت کے لئے دنیا میں قائم کئے جاتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ بسا اوقات مذاہب کی قدریں بگڑ بھی جائیں۔ تب بھی وہ دنیا میں باقی رہ جاتے ہیں اسی مضمون کو قرآن کریم نے ایک موسلا دھار بارش کا نقشہ کھینچتے ہوئے بیان فرمایا ہے اور بتایا ہے کہ سیلابوں کے وقت پانی پر آنے والی جھاگ تو بالآخر سوکھ کر مٹ جایا کرتی ہے۔ لیکن وہ چیزیں جو بنی نوع انسان کے فوائد کی ہیں وہ زمین میں بیٹھ جاتی ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس پہلو سے جب میں نے غور کیا کہ امریکہ جیسے ملک میں جہاں جماعت احمدیہ کو آئے ہوئے ایک لمبا عرصہ گذر چکا ہے اور ابھی گنتی کے چند امریکن احمدیت میں شامل ہوئے ہیں۔ جبکہ دیکھتے دیکھتے لکھوکھا افراد نے مختلف CULTS اختیار کیں اور وہ بظاہر بہت مقبول ہوئیں۔ لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ ان کی کیفیت جھاگ کی سی تھی۔ اور آئندہ بھی CULTS کی یہی حیثیت رہے گی۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس کے ساتھ ہی آیت قرآنی کو جو ـــ نافع الناس ہوتا ہے وہ زمین پر برقرار رکھا جاتا ہے۔ ـــ پر غور کرتے ہوئے مجھے یہ حقیقت بھی سمجھ آگئی کہ جماعت کیوں بسا اوقات امریکہ کے بعض حصوں میں پھیلی اور پھر جلد ہی ختم ہوگئی اسی فکر کے نتیجے میں اس آیت پر غور کرتے ہوئے مجھے یہ راز سمجھ آیا کہ یہاں جب تک جماعتوں میں بنی نوع انسان کے فوائد کی صفات کو ابھارا نہ جائے جماعتوں کا استقلال پکڑنا کوئی آسان کام نہیں ہوگا۔ دنیا میں جہاں بھی جماعتیں بنی نوع انسان کے فوائد کے کام کرتی ہیں۔ وہاں جماعتیں آکر گزر جانے والی ہواؤں کی طرح نہیں ہوا کرتیں۔ بلکہ ان پانیوں کی طرح جو اپنے پیچھے غیر معمولی وزنی اقدار چھوڑ جایا کرتے ہیں وہ وہاں مستقل طور پر قیام پذیر ہو جایا کرتی ہیں۔

حضور نے فرمایا۔ چنانچہ مغربی افریقہ میں جہاں بنی نوع انسان کی خدمت کی روح جماعت میں زندہ ہے۔ وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ... ساتھ کوئی انقلاب بھی جماعت کے اوپر برا اثر نہیں ڈالتا۔ بلکہ دنیاوی فوائد کے نتیجے میں وہاں کے لوگوں کی نظر زیادہ گہرائی میں اتر کر جماعت کی روحانی حیثیت پر بھی پڑنے لگی۔ چنانچہ کثرت سے اس بات کا افریقہ میں اقرار کیا گیا کہ باوجود اس کے کہ ظاہری طور پر ان کے ہسپتال دوسرے ہسپتالوں کے مقابل پر کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔ پھر بھی لوگ ان کی نیک شہرت کے نتیجے میں بڑے بڑے امریکن ہسپتال اور یورپین ہسپتالوں کو چھوڑ کر دور دور سے ان کے ہسپتالوں میں آنے لگے ہیں۔ کیونکہ ان لوگوں کی دعاؤں میں بھی برکت ہے ان کی روحانیت جسمانی شفا کا موجب بھی بن جاتی ہے۔ اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ نگاہیں جو ظاہری فوائد پر پڑ کر وہیں ٹھہر جایا کرتی تھیں اب وہ ان سے پرے سرایت کر کے روحانی فوائد کو بھی دیکھنے کے قابل بن چکی ہیں۔ اس لئے جب تک آپ بنی نوع انسان کے لئے مفید نہیں بنیں گے آپکی بقاء کی کوئی صورت نہیں۔

بقاء کی یہی صورت ہے جو قرآن کریم نے بیان فرمائی ہے اگر وہ اس پر قائم نہ رہے تو یہ وہ خطرہ ہے جو پہلے بھی درپیش تھا اور اب بھی درپیش ہے اور اس پر قائم نہ رہے تو یہ وہ خطرہ ہے جو پہلے بھی درپیش تھا اور اب بھی درپیش ہے اور اس کے لئے جماعت کو باشعور طور پر ضرور کچھ کوشش کرنی ہوگی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ درست ہے کہ اس علاقے میں جہاں تک فوائد کا تعلق ہے ہمارے مالی وسائل کے مقابل پر سوسائٹی بہت ہی زیادہ امیر ہے۔ اس لئے ظاہری خدمت اگر کرنی ہے تو کیسے کی جا سکتی ہے یہ ایک بہت اہم سوال ہے اور یہی وہ سوال ہے جس پر آپ کو غور کرنا چاہیئے۔ اس سوال کے ضمن میں حضور انور نے جماعت احمدیہ امریکہ کو امریکہ میں نفوذ پکڑنے اور زندہ رہنے کے لئے تین قسم کی خدمتوں کی طرف توجہ دلائی

اوّل :۔ یہ کہ ظاہری نظر آنے والی خدمتوں کو اپنایا جائے جن میں غریبوں کے پاس پہنچ کر ان کے ساتھ ہمدردی کرنا بھوکے کو روٹی کھلانا کسی معذور کو پیسا بھی مہیا کرنا۔ تھکے ہوئے نڈھال اکیلے شخص کو رفاقت مہیا کرنا اور اس سے پیار کی باتیں کرنا وغیرہ خدمتیں شامل ہیں۔

دوسرے درجہ پر اعلیٰ اخلاق کے ذریعہ نیکی کی نصیحتوں کے ذریعہ اور بدی سے روکنے کے ذریعہ کی جانے والی خدمتیں ہیں۔ اس خدمت کی ظاہری شکل تو کوئی نہیں ہوتی لیکن انسان کے اعلیٰ کردار کو دوسروں تک منتقل کرنے میں ممد ضرور ثابت ہوتی ہے۔ اور اس خدمت کا بڑا نیک اثر پڑا کرتا ہے

تیسری خدمت کے طور پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ یہ وہ خدمت ہے جو اجتماعی طور پر ہی نہیں انفرادی طور پر بھی ہر احمدی کے لئے ضروری ہے کیونکہ اس کے بغیر کسی احمدی کی روحانی زندگی کی کوئی ضمانت نہیں دی جا سکتی اور اس کے بغیر آپ کے ماحول میں بسنے والے لوگ۔ یہ معلوم نہیں کر سکتے کہ آپ خدا والے لوگ ہیں۔ اور سب سے زیادہ اس خدمت کو پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ یہ وہ فیض ہے جو دوسری دنیا کے کسی میدان میں آپکو دکھائی نہیں دیگا یہ میدان آپ کے لئے کھلا پڑا ہے گویا یہ آپ ہی کا میدان رہ گیا ہے۔ اس کھل کر دوڑیں خدا کی محبت کے جلوے دیکھیں اور دوسروں کو دکھائیں یہ وہ ذریعہ ہے جو میں سمجھتا ہوں کہ امریکہ میں بسنے والے احمدیوں اور ان کی نسلوں کی حفاظت کے لئے بہت ہی ضروری ہے

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ حق یہ گویوں کا خدا تعالیٰ کے ساتھ اس رنگ تعلق قائم ہو جائے۔ کہ وہ اسی تعلق

...کے ذریعہ بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچانے لگ جائیں۔ ایک عام آدمی جو نافع الناس ہوتا ہے وہ زمین پر قائم رکھا جاتا ہے اس آیت کا سب سے زیادہ اطلاق ہوتا ہے۔ نبوت کی ساری تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ انبیاء جب دعویٰ کرتے ہیں۔ تو قوم کو ان سے کوئی بھی ظاہری فائدہ میسر نہیں آتا۔ بلکہ ان کے پیغام سے دولتمند، منکر، فقیر اور گھروں والے بے گھر ہو جایا کرتے ہیں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ بڑی بڑی معزز اور باعزت قوموں میں سے تھے۔ لیکن خدا کی خاطر ہر قسم کے ظلم وستم سہتے رہے آخر خدا نے یہ خبر دی کہ اے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامو! بظاہر تمہارے پاس کچھ بھی نہیں لیکن تم خیر امت ہو۔ ساری دنیا کے لئے بھلائیاں تم سے وابستہ کی جا چکی ہیں۔ حتیٰ کہ آئندہ آنے والی نسلوں کی بھلائیاں بھی تم سے وابستہ ہیں

حضور انور نے فرمایا کہ ان بھلائیوں کا راز دراصل ان کے تعلق باللہ میں تھا۔ اور تعلق باللہ ہی تھا جو سب سے زیادہ بنی نوع انسان کے فوائد کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے دنیا کو عطا کیا گیا تھا پس دنیا میں ہمیشہ تنہا آنے والے رسول کے پاس اسی کا تعلق باللہ اور اس کے نتیجہ میں اس کی دعاؤں کی قبولیت ہی ایسی چیز ہے جس سے بنی نوع انسان کے فوائد وابستہ ہو جایا کرتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر نئے آنے والے احمدیوں اور بچوں کو اس نقطۂ نگاہ سے دیکھا جائے تو ان میں کتنے ہیں جنہوں نے خدا سے تعلق قائم کر لیا ہے اور ان کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مغربی دنیا اور امریکہ میں بسنے والوں کو کوئی خطرہ نہیں ہے۔ ایسا اکیلا شخص اگر برائیوں کی آماجگاہ بنتے ہوئے شہر میں بھی بستا ہے تو اس تعلق باللہ کے نتیجہ میں ضرور اسی نے فتحیاب ہونا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خشکی وتری کے فساد کے زمانہ میں صرف خدا کی محبت کے ساتھ اس فساد کو مغلوب کرنے کے لئے بھیجا گیا تھا جو ہر دوسری چیز پر غالب آ چکا تھا پس یہی وہ زندگی کا نسخہ ہے جو پہلے کامیاب ہوا تھا اور آج بھی کامیاب ہوگا۔ اس لئے جماعت امریکہ کو اس طرف توجہ کرنی چاہیئے کیونکہ وہ لوگ جو خدا کی محبت کے عطر سے ممسوح ہو چکے ہوتے ہیں۔ ان کی خوشبو خود بخود پھیلتی ہے۔ اور وہ چھپائیں تب بھی پھیلتی ہے اور ان کے خدا کے تعلق کے نشانات دیکھ کر کثرت کے ساتھ ان کا حلقہ وسیع ہونے لگتا ہے۔ اور لوگ ان کی طرف مائل ہوتے ہوئے ان کے مذہب کو قبول کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا۔ کہ دعوت الی اللہ کا بھی سب سے بڑا اور سب سے مؤثر یہی ذریعہ ہے۔ انبیاء کی قبولیت کا راز اسی بات میں ہے۔ کیونکہ ہر انسان کے دل میں یہ بات جاگزیں ہے کہ یہ خدا کی طرف سے ہے۔ اس کے ساتھ خدا کی تائید کے نشان ہونے چاہئیں۔ آپ کا بھی یہی دعویٰ ہے۔ اور اگر یہ دعویٰ نہیں۔ تو پھر احمدیت کا پھیلانا ایک بے کار اور بے معنی کوشش ہو گی۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اگرچہ اس جماعت میں خدا کی محبت کے آثار دکھائی نہ دیتے ہوں تو میری نظر اس سطح پر نہیں ٹھہرتی بلکہ میں پرلی طرف جھانک کر دیکھتا ہوں۔ اور اس بارہ میں بڑی سخت بے چین ہو جاتا ہوں کہ خدا کے تعلق میں کمی کیوں [illegible] حالانکہ ہماری اعلیٰ لذات اسی سے وابستہ ہیں وہی ہماری بہشت ہے اور بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچانے کی آخری شکل ان کو اپنے خدا میں شریک کرنا ہے کیونکہ خدا کے بندے خدا کو محض اپنے لئے نہیں رکھا کرتے بلکہ دوسروں کو بھی خدا والے بنایا کرتے ہیں خدا تو ایسی دولت ہے کہ اگر آپ دوسروں کو بھی اس میں شریک کریں گے۔ تو آپ کی دولت بڑھے گی۔ یہ وہ سودا [illegible] ہے جس کو جاری کرکے امریکہ میں احمدیت حقیقتاً کامیاب ہو سکتی ہے ورنہ اور کوئی ذریعہ نہیں۔ کیونکہ یہ ایک بے خدا تہذیب ہے اور کئی قسم کی برائیوں سے بھاگ چکی ہے۔ اس لئے اس ملک میں رہتے ہوئے بقا کا یہی راز ہے کہ آپ باخدا بن جائیں۔ اس سے آپ کا فیض اس سوسائٹی کو بچانے لگے گا۔ بنی نوع انسان کے فوائد کے ساتھ آپ اس ملک میں زندہ رہ سکتے ہیں۔ ورنہ نہیں۔

پس وہ لوگ جو سچ مچ خدا کے ہیں وہ خدا کی قدرت کے نشان اور مظہر بن جایا کرتے ہیں اور احمدیت کی تعلیم کا یہی فیض ہے۔ جو خدا کی محبت، اس کے قرب اور دعا کی قبولیت کا فیض ہے۔ یہی فیض ہے جو آج افریقہ میں بڑی شان سے جاری ہے۔ اور خدا تعالیٰ احمدیوں کی دعاؤں کے نتیجہ میں وہاں کثرت سے جماعتوں کو پھیلا رہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا! پس امریکہ میں بسنے والے احمدیوں پر اس ملک کی وفا ضروری ہے اور وطن کی محبت ان کے ایمان کا حصہ بنا دی گئی ہے۔ اس محبت اور وفا کا تقاضا یہی ہے کہ جو سب سے زیادہ قیمتی چیز آپ کے پاس ہے وہ ان کو دیں اگر اس پر آپ سنجیدگی سے کام شروع کر دیں تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ باقی سارے کام اس ایک کوشش کے مقابل پر کچھ بھی حیثیت نہیں رکھتے باقی سب کوششوں میں تو بڑی محنت کرنی پڑتی ہے لیکن خدا کی محبت کے حصول میں کسی محنت کی ضرورت نہیں پڑتی پس خدا سے پیار بڑھائیں اور اس سے دعائیں کریں۔ اور اپنے بچوں کو بھی یہ باتیں سکھائیں کہ آسان ترین راہ خدا کی محبت کی راہ ہے۔ جو مشکل راہوں کو بھی آسان بنا دیا کرتی ہے اسی میں آپ کی بقا کا راز ہے۔

آخر پر حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ہر وہ شخص جو میرے اس خطبہ کو سن رہا ہے۔ وہ خدا کی محبت کے لئے آج ہی سے کوشش شروع کر دے۔ یہ کوشش بے تکلفی سے پیدا ہوگی۔ یہ کوشش کرتے ہوئے آپ محسوس کریں گے کہ آپ کے دل میں ایک عظمت پیدا ہو چکی ہے۔ یہ دعا کرنے کے ساتھ ہی آپ اپنے اندر اس کی قبولیت کو ایک جذباتی تحریک کی صورت میں دیکھیں گے پس اس راہ پر قائم ہو جائیں اللہ آپ کے ساتھ ہو۔ اور کثرت سے آپ میں اللہ والے لوگ پیدا ہوں۔

(بشکریہ روزنامہ الفضل ۲۰؍اگست ۱۹۸۹ء)

مری ہر پیشگوئی کو خود بنا دی
تو نے کی نسلاً بعیداً بھی دکھا دی

عزیزم صاحبزادہ مرزا کلیم احمد صاحب کا اعلانِ نکاح

صد سالہ جشن تشکر کے سال یہ چوبیسویں لندن کانفرنس جہاں بیشمار خوشیوں اور ایمان افروز باتوں کو اپنے جلو میں لائی وہاں تیری نسلاً بعیداً کی پیشگوئی کے پورا ہونے کا بھی اظہار ہو کر ہمارے لئے مسرت سامانیوں کا باعث بنا۔ فالحمدللہ۔

دوسرے روز ۱۲؍اگست ۱۹۸۹ء کو مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کرکے پڑھانے کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے چند نکاحوں کے اعلان فرمائے جن میں ازراہ شفقت عزیزم صاحبزادہ مرزا کلیم احمد صاحب (ابن محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ومحترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ کا) نکاح عزیزہ سیدہ فوزیہ فرحانہ صاحبہ بنت محترم سید سعید احمد صاحب ناصر مرحوم ابن حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کیساتھ پڑھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کو جماعت احمدیہ کی نمائندگی میں ہدیۂ تبریک پیش کرتے ہوئے ادارہ بدر حضور کے شعار سے دعاگو ہے۔

اہل وقار ہو ویں فخر دیار ہو ویں ۔ حق پر نثار ہو ویں مولیٰ کے یار ہو ویں
بابرگ و بار ہو ویں اک سے ہزار ہو ویں ۔ یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

(ادارہ)

مولانا منظور احمد چنیوٹی کی چیلنج مباہلہ کے مقابل پر کھلی کھلی شکست

مولانا چنیوٹی صاحب نے اپنی کھلی کھلی شکست کے بعد پھر ایک مرتبہ مباہلہ کا چیلنج دیا ہے جو لندن کے اخبارات میں شائع ہوا ہے اس کا جواب مکرم رشید احمد صاحب چوہدری پریس سیکرٹری جماعت احمدیہ نے مختلف اخبارات کو بھجوایا ہے جس کی ایک نقل بدر میں اشاعت کے لئے موصول ہوئی ہے جو قارئین کی معلومات کے لئے درج ہے۔

(ایڈیٹر)

حال ہی میں بعض اخبارات میں مولانا منظور احمد چنیوٹی کا ایک بیان شائع ہوا ہے جس میں انہوں نے حضرت مرزا طاہر احمد امام جماعت احمدیہ کو لندن میں مباہلے کی دعوت دی ہے۔ جماعت احمدیہ لندن کے پریس سیکرٹری رشید احمد چوہدری نے اس بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ اس بیان کو پڑھ کر مولانا چنیوٹی صاحب کا دجل اور دھوکے بازی کھل کر سامنے آ گئی ہے۔ کیونکہ یہ صاحب ایک عرصہ سے مباہلے کی باتیں کر رہے ہیں لیکن خدا کی تقدیر نے اس کے نتیجہ میں ہمیشہ ہی ان کو ذلت اور رسوائی اور نامرادی کا مستحق ٹھہرایا ہے جبکہ اس کے مقابلہ میں خدا کی تقدیر نے جماعت احمدیہ کو دنیا بھر کے کونے کونے میں وسعت و ترقی اور نئے ممالک میں جماعتوں کے قیام کی شکل میں غیر معمولی تاریخ ساز ترقیات سے بھی نوازا ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ گزشتہ سال مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ نے جب جماعت کے مخالفین و مکذبین کو مباہلہ کا چیلنج دیا تو مولانا منظور چنیوٹی صاحب نے حد درجہ تعلّی سے کام لیتے ہوئے برسرِ عام یہ اعلان کیا کہ

"اگلے سال ۱۵ ستمبر تک میں تو ہوں گا۔ قادیانی جماعت زندہ نہیں رہے گی۔"

(جنگ۔ لندن ۲۱ اکتوبر ۱۹۸۸ء)

اس پر امام جماعت احمدیہ نے لندن میں اپنے ایک خطبہ جمعہ میں ان کے اس اعلان کا تجزیہ کرتے ہوئے فرمایا

"انشاء اللہ ستمبر آئے گا اور ہم دیکھیں گے کہ احمدیت نہ صرف زندہ ہے بلکہ زندہ تر ہے۔ اگر منظور چنیوٹی زندہ رہا تو ایک ملک اس کو ایسا دکھائی نہیں دے گا کہ جس میں احمدیت مر گئی ہو اور کثرت سے ایسے ملک دکھائی دیں گے جہاں پر احمدیت از سر نو زندہ ہوئی ہو یا احمدیت نئی شان کے ساتھ داخل ہوئی ہے۔"

(خطبہ جمعہ۔ فرمودہ: ۲۵ نومبر ۱۹۸۸ء)

چنانچہ مباہلہ کے اس سال کے دوران جماعت احمدیہ کو دنیا بھر میں عطا ہونے والی عظیم الشان کامیابیوں اور ترقیات کی خبریں سن سن کر ان صاحب کا دماغ چل گیا ہے اور یہ کھسیانی بلی کھمبا نوچے کے مصداق غصّے سے اپنے دانت پیس رہے ہیں لیکن خدا کی تقدیر کے آگے ان کی کوئی پیش نہیں جا رہی۔ یقیناً کوئی بھی سمجھدار انسان کبھی جماعت کی کامیابیوں اور کامرانیوں کو نظر انداز نہیں کر سکتا اور یہ صداقت احمدیت کا عظیم الشان نشان ہے کہ امسال دنیا بھر میں ۱۰۰۰، ۶۱ سے زائد روحیں احمدیت کے ذریعہ حلقہ بگوش اسلام ہوئیں اس کے بالمقابل کوئی بھی حق شناس شخص منظور احمد چنیوٹی کو پہنچنے والی ذلتوں اور رسوائیوں سے ہرگز ہرگز انکار نہیں کر سکتا کیونکہ یہ وہ صاحب ہیں جنہوں نے اسلم قریشی کی گمشدگی کے موقعہ پر بار بار یہ اعلان کیا کہ اس کے پس پردہ جماعت احمدیہ کی سازش کارفرما ہے اور اپنے ان مبالغہ آمیز بیانوں میں یہ صاحب اتنا آگے بڑھے کہ ایک روز یہ اعلان کر بیٹھے کہ

"مجاہد اسلام مولانا اسلم قریشی کی گمشدگی کے سلسلہ میں مرزا طاہر احمد کو شامل تفتیش کیا جائے انہوں نے کہا کہ ہم نے حکومت کو چھ آدمیوں کے نام تفتیش کے لئے دئے تھے جن میں مرزا طاہر احمد بھی شامل ہے اگر ان چھ میں ملزم برآمد نہ ہو تو ہم سر بازار گولی کھانے کو تیار ہیں۔"

(نوائے وقت لاہور ۹ فروری ۱۹۸۴ء)

لیکن ساری دنیا جانتی ہے کہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کے مباہلہ کے اعلان کے ٹھیک ایک ماہ بعد یہ شخص خود بخود برآمد ہو گیا۔ حکومت نے اسے ٹی وی پر دکھایا اور چنیوٹی صاحب کا جھوٹ طشت ازبام ہو گیا۔ حتّی کہ پنجاب اسمبلی میں ایک ممبر اسمبلی نے ان صاحب کے اس بیان کا حوالہ دے کر ان کے کذاب ہونے کی نشان دہی بھی کی لیکن افسوس کہ ان کے کانوں پر جوں تک نہ رینگی حقیقت میں تو اس کا مباہلہ اسی روز ختم ہو گیا تھا جب مبیّنہ مولوی اسلم قریشی بازیاب ہو گیا تھا۔ اور خدا تعالیٰ کی تقدیر کی گولی اسی روز ان کو برسرِ عام لگ گئی تھی لیکن اس نشان کو دیکھنے کے لئے ایک چشم بینا چاہیے اور دیدۂ عبرت نگاہ کی ضرورت ہے۔

پنجاب اسمبلی میں ان کی بار بار ذلت و رسوائی کی کہانی تو کسی سے ڈھکی چھپی نہیں اخبارات کے صفحات اس پر شاہد ہیں اس لئے ان کا یہ کہنا کہ مباہلہ کا جواب نہیں دیا گیا۔ خدا کی تقدیر سے ایک سنگین مذاق کے سوا کچھ نہیں۔ مباہلہ کے نتیجہ میں آئے دن خدا تعالیٰ کی لعنتوں کی بھرمار امام جماعت احمدیہ کی طرف سے دئے گئے مباہلہ کی صداقت ہی کا تو نشان ہے اور آئندہ خدا کی تقدیر نے کیا کیا ذلتیں اور رسوائیاں ان کا مقدر بنا رکھی ہیں ان سے خدا ہی واقف ہے۔

لعنتوں کی اس بارش کے بعد آخر ان کو اور کس جواب کا انتظار ہے اگر صرف ظاہری جواب ہی مطلوب ہے تو وہ ہم ان کو بذریعہ رجسٹری نمبر ۱۹۱۱۴۵ ۲ر نومبر ۱۹۸۸ء کو بھجوا چکے ہیں لیکن اس کے باوجود ان کا یہ کہنا کہ جواب نہیں ملا سراسر کذب اور دجل نہیں تو اور کیا ہے ان باتوں سے یہ لوگوں کو تو دھوکہ دے سکتے ہیں لیکن خدائے عالم الغیب والشہادۃ کو ہرگز دھوکہ نہیں دے سکتے ایک باعزت انسان کے لئے لعنتوں کی مار کسی موت سے کم نہیں ہوا کرتی بلکہ یہ تو روز روز کی موت ہے جو جہنم کی اس کیفیت کی مصداق ہے لَا یَمُوتُ فِیْھَا وَلَا یَحْیٰی۔ ہمارا تو اب بھی انہیں اور اس قماش کے دوسرے ملاؤں کو یہی مشورہ ہے کہ خدائے واحد و یگانہ سے ڈرو جو تمہارے دلوں کے مخفی رازوں سے بھی واقف ہے۔ یاد رکھو! کہ کل اسی کے حضور تمہیں حاضر ہونا ہے اور وہ تم سے تمہارے سارے اعمال کا حساب لے گا۔ وما علینا اِلّا البلاغ

درخواستہائے دعا

- محترم سیٹھ نثار احمد صاحب آف پنتہ کنٹہ نے حال ہی میں بیڑی کا نیا ٹریڈ مارک "سپیشل مہا بھارت" نام سے شروع کیا ہے۔ موصوف نے مختلف مدات میں مبلغ پانصد روپے ادا کرتے ہوئے دعا کی درخواست کی ہے اللہ تعالیٰ کاروبار میں برکت دے۔ خاکسار۔ صغیر احمد طاہر مبلغ سلسلہ پنتہ کنٹہ
- عزیزم مکرم مقبول احمد صاحب بی کام قادیان پندرہ روپے مختلف مدات میں دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ میری والدہ محترمہ ہمشیرہ اور بھانجہ بٹالہ سے قادیان آ رہے تھے بھاگی ننگل کے پاس بس کو خطرناک حادثہ پیش آیا۔ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ معمولی چوٹیں آئیں۔
- مکرم شیخ مبین احمد صاحب سرنگھڑہ سے اپنے بیٹے ماجد احمد کی صحت کاملہ اور باقی بچوں کی روحانی جسمانی ترقیات کے لئے۔
- محترم حضرت صاحب منڈا مگر ہلی سے لکھتے ہیں کہ مکرم غضنفر حسین صاحب گوا اپنے مکان کی تکمیل کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں موصوف نے ۱۰۰ روپے امانت بدر میں ادا کئے ہیں اور پوتے عزیز طاہر احمد کی روحانی جسمانی ترقی اور مشکلات کے ازالہ کے لئے۔ دعا کی درخواست کرتے ہیں

(ادارہ)

منقولات

احمدیہ فرقہ کے خلیفہ حضرت مرزا کے معمول کا کام

اس مضمون کے ساتھ حضور انور کی نہایت خوبصورت اور رنگین تصویر بھی سکول کے بہت سے بچوں اور اساتذہ کے ساتھ شائع ہوئی ہے (ایڈیٹر)

"ڈیڑھ کروڑ تعداد والے احمدیہ مسلم فرقہ کے خلیفہ ہیں۔ جن کا انسانیت اور اتحاد میں یقین ہے۔ خلیفہ کا جنم مشرقی پنجاب میں ہوا وہ ایک کسان کے بیٹے ہیں خلیفہ نے پنجاب یونیورسٹی سے اور لندن میں سکول آف اورینٹل اینڈ افریقن سٹڈیز سے تعلیم حاصل کی وہ ۱۹۸۲ء میں خلیفہ بنے اور تب سے ہی احمدیہ فرقہ کی خدمات کر رہے ہیں جنرل ضیاء کے اسلام مخالف آرڈیننس کے برس ۱۹۸۴ء میں وہ برطانیہ آ گئے وہ لندن کی پہلی مسجد کے نزدیک ومبلڈن میں اپنی اہلیہ آصفہ۔ تینوں بیٹیوں اور داماد کے ساتھ رہ رہے ہیں۔ چوتھی بیٹی سڑک کے پار اپنے شوہر کے ساتھ رہ رہی ہے خلیفہ کے چھ پوتے پوتیاں ہیں انہوں نے ایک ملاقات میں اپنے روزمرہ کے کاموں میں بتایا۔

آج میں صبح دو بجے اٹھ گیا تھا رمضان کے دوران ہمارے سونے کا وقت کم سے کم رہ جاتا ہے لیکن یہ صبح بھی عبادت کے لئے کم نہیں ہے میں اٹھتا ہوں۔ غسل کرتا ہوں اور کشمیر سے منگوایا ہوا ڈھیلا گاؤن پہنتا ہوں۔ تب میں گھٹنوں کے بل سجدہ کرتا ہوں اور مکہ معظمہ کی طرف منہ کر کے عبادت کرتا ہوں تین بجے کے قریب میں اپنی اہلیہ اور دو بیٹیوں کو جگاتا ہوں یہ سبھی الگ الگ عبادت کرتی ہیں۔

میں اپنا ناشتہ خود تیار کرتا ہوں آج صبح ۱۵-۴ بجے میں نے ایک بریڈ اور آملیٹ لیا اور کچھ دہی بھی اور تب میں نے کینیا اور جنوبی امریکہ سے منگائی بینس کے اشتراک سے تیار کی گئی کافی کا ایک پیالہ لیا۔

اس کے ۲۰ منٹ بعد میں تیار ہو کر مسجد جاتا ہوں۔ میں دوبارہ اپنے ہاتھ منہ ناک اور پھر چہرے کو دھوتا ہوں ہاتھوں کو کہنی تک صاف کرتا ہوں۔ ہم اپنے پاؤں بھی دھوتے ہیں لیکن تب نہیں جب جرابیں پہن رکھی ہوں آخر میں میں چپلیں پہنتا ہوں اور پگڑی بھی جو پہلے ہی تیار بندھی بڑی ہوتی ہے۔ یہ تین چار دن تک چل جاتی ہے۔ میں اپنی بندھی ہوئی ٹائی بھی تیار رکھتا ہوں اس سے میرا کافی وقت بچ جاتا ہے۔ میرے طلباء پہلے پہلے مجھ پر ہنسا کرتے تھے۔

مسجد میں سحر کی نماز صرف ۲۰ منٹ کی ہوتی ہے کچھ رسمی دعائیں اور کچھ ذاتی دعائیں بھی ہوتی ہیں یہ تب ہوتی ہیں جب آپ خدا سے کچھ مانگنا چاہیں ذاتی دعائیں دن بدن بدلتی رہتی ہیں مجھ سے تمام فرقہ کے لئے دعائیں مانگنے کی توقع رکھی جاتی ہے مجھے دنیا بھر سے خطوط موصول ہوتے رہتے ہیں اور کئی مرتبہ تو اس کی لمبی فہرست ہو جاتی ہے ۱۵ برس پہلے تقریباً ۸۰ ممالک میں ہمارے فرقہ کے ممبران کی تعداد ایک کروڑ کے قریب تھی لیکن اب گنتی کرنا ناممکن ہے جبکہ اب ممالک کی تعداد بڑھ کر ۱۲۰ ہو گئی۔

میں روزانہ سحر کی نماز کے فوراً بعد تقریباً ۵ میل تیز تیز چلتا ہوں تب میں نے جوگنگ سوٹ پہنا ہوا ہوتا ہے اور پگڑی کی بجائے ایک ہلکی ٹوپی پہنتا ہوں اگر میرے پاس وقت ہو تو میں گرم پانی سے غسل کرتا ہوں جمعہ کے روز غسل لازمی ہوتا ہے۔ میں گرم پانی سے اپنی بالٹی کو بھر کر سر سے نہاتا ہوں۔ دو برس پہلے تک میں روزانہ سکوئش کھیلا کرتا تھا دو برس قبل القولا کی طرف سے مجھ پر حملہ کئے جانے کے بعد میرے فرقہ کے تشویش مند لوگوں نے مجھے سکوئش کھیلنے سے منع کر دیا۔

رمضان کے دوران میں عموماً زیادہ مرتبہ قرآن پاک پڑھتا ہوں اور زیادہ وقت دعا کرنے میں گزارتا ہوں۔ یہ سب آرام اور نیند کی قیمت پر کرتا ہوں اس کے باوجود دفتر کا ڈھیروں کام کرنا باقی رہتا ہے ان دنوں میں صبح آٹھ بجے نیچے چلا جاتا ہوں لیکن اس سے پہلے بھی میں اپنا کام شروع کر لیتا ہوں میں رات کو اپنی ڈاک بیگ میں بھر کر اوپر لے آتا ہوں روزانہ مجھے ایک ہزار سے زیادہ چٹھیاں ملتی ہیں کبھی کبھی ان کی تعداد کم از کم ۴۰۰۰ تک بھی بڑھ جاتی ہے مجھے میرے روزانہ کاموں کو نپٹانے میں میرا پرائیویٹ سیکرٹری اور دوسرا سٹاف اور خواتین بھی جو رضاکار ہیں مدد کرتی ہیں۔ پاکستان میں ہمارے دفتر میں ایک سو کرمچاری ہماری مدد کرتے ہیں میرے چینی۔ بنگالی اور روسی افریقی اردو انگریزی زبانوں کے شعبے بھی ہیں اور کبھی کبھی جرمن ترکی فرنچ اور ڈچ شعبے بھی کام کرتے ہیں۔ میں کچھ چٹھیوں کا جواب خود لکھواتا ہوں اور میرا سٹاف دوسری چٹھیوں کا جواب دیتا ہے۔

اس کے علاوہ فرقہ کے مالی اور تعلیمی امور اور دیگر معاملات پر روزانہ کے کاموں کے بارے میں بھی آفیشل ڈاک ہوتی ہے دیش بدیش سے آنے والے عقیدت مندوں سے بھی مجھے ملاقات کرنی ہوتی ہے ایسی ملاقات اور سٹاف کے ساتھ میٹنگوں کے لئے میں کافی وقت دیتا ہوں۔

ایک برس میں تین ماہ کے لئے اپنی اہلیہ کے ساتھ کبھی کبھار اپنی بیٹیوں کے ساتھ میں آفیشل دورہ پر بھی چلا جاتا ہوں درحقیقت یہی میرا آرام ہوتا ہے اور میرا خاندان دورہ کے دوران میرے ساتھ ہوتا ہے میں ۱۲۰ ممالک میں سے تقریباً ۴۰ ممالک میں گھوما ہوں۔ اس برس میں پہلی مرتبہ امریکہ جا رہا ہوں۔

خواتین تنظیم کی عالمی قیادت اب بھی میری ایک والدہ کرتی ہیں میری سگی والدہ کی موت تبھی ہو گئی تھی جب میں ابھی چودہ برس کا ہی تھا لیکن ہماری پرورش اپنے والد کی تمام بیویوں کو اپنی والدہ کے طور پر سمجھنے کے ماحول میں ہی ہوئی ہے ایک کے انتقال کے بعد وہ کئی مرتبہ ایک اور سے شادی کر لیتے اور کبھی نہیں بھی کرتے تھے کبھی اُن کی چار بیویاں ہوتیں کبھی تین اور کبھی دو انہیں بیویوں کی اس لئے ضرورت تھی کہ وہ خواتین تنظیموں کی دیکھ بھال کر سکیں۔

میں کوئی ذہین طالب علم نہیں تھا۔ مجھے سکول آف اورنٹیل اینڈ افریقن سٹڈیز میں اس لئے داخلہ مل سکا کہ سکول کے سربراہ رولف ٹرنر میرے والد کے اچھے واقف کار تھے لیکن میرے والد چاہتے تھے کہ میں مغرب کے بارے جانکاری حاصل کر لوں میں نے ان کا اشارہ سمجھا۔ پڑھائی کو بھول گیا دوست بنائے۔ سکاٹ لینڈ۔ آئرلینڈ۔ یورپ میں بہت گھوما۔ آواز کی سائنس میں اچھے نمبر حاصل کرنے کے علاوہ میں اپنے امتحان میں فیل ہو گیا۔ تقریباً دو بجے میں اپنی بیٹیوں کے ساتھ میں دوپہر کا کھانا کھاتا ہوں۔ برطانوی سرکار کی اجازت سے میرے پاس پاکستان سے آیا ہوا ایک رسوئیا رہتا ہے۔

میں دن میں ۳۰-۶ اور ۷ بجے کے درمیان اور دوپہر آدھ گھنٹہ تھوڑی سی جھپکی لیتا ہوں۔ میری دوسری زندگی شروع ہوتی ہے تب لوگ دفاتر سے نپٹ کر مسجد میں آتے ہیں یہ رات کی آخری نماز ہوتی ہے سپہر میں گھر واپس چلا جاتا ہوں۔

میں رات ۱۱ یا ۱۲ بجے گھر واپس آتا ہوں واپسی کے بعد میں ڈرنک لیتا ہوں لیکن شراب نہیں یہ ڈرنک چینی سویا ملک کی ہوتی ہے تب میں آخری نماز ادا کرتا ہوں۔ میں اس وقت سو جاتا ہوں جب پڑھتے پڑھتے میری کتاب میری چھاتی پر گر پڑتی ہے۔ (مسٹر رابن)

(منقول از اخبار ہند سماچار جالندھر ۳ر ستمبر ۱۹۸۹ء)

درخواست دعا

مکرم لیاقت علی صاحب ولد مکرم برکت اللہ صاحب سانڈھن مورخہ ۹-۸-۸۹ کو متھرا سے سانڈھن آتے ہوئے میٹا ڈور ریلوے انجن سے ٹکرا جانے کے حادثہ میں وفات پا گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب درویش قادیان کے بڑے داماد تھے مرحوم کی مغفرت، بلندی درجات کیلئے نیز ماسٹر صاحب اور ان کا چھوٹا بیٹا جو عرصہ اڑھائی سال سے مختلف عوارض میں مبتلا ہیں ان کے لئے دعا

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا جلسہ سالانہ لندن کے موقعہ پر ایک نئی تحریک کا اعلان کرتے ہوئے اپنے ذاتی وعدہ پانچ لاکھ کا اعلان

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے جلسہ سالانہ لنڈن کے موقعہ پر ایک نئی تحریک کا اعلان فرمایا ہے جس کی اطلاع مکرم ایم ایس اشرف صاحب ایڈیشنل وکیل المال لنڈن نے اپنی چٹھی ۲۸۱/۱۲۶۸۳ مورخہ ۸۹-۸-۲۴ سے دی ہے اس موقعہ پر حضور انور نے پانچ کروڑ روپے کا اعلان کرتے ہوئے ایک فی صد کے حساب سے پانچ لاکھ روپے کا اپنا ذاتی وعدہ کا اعلان فرمایا ہے اس کے علاوہ یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر جماعتِ احمدیہ کے افراد نے ۵ کروڑ روپے کے وعدہ میں اضافہ کیا تو میں اس میں ایک فی صد کے اضافہ سے اپنے ذاتی چندہ کی ادائیگی کردوں گا۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنے وعدہ کی ادائیگی کی توفیق دے اپنے وعدہ کے ساتھ جماعت احمدیہ کے لئے اس تحریک کا اعلان کیا کہ:-

"یہ سال جماعتِ احمدیہ کے صدسالہ جوبلی کا پہلا سال ہے جس کی بنیاد حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے مارچ ۱۸۸۹ء میں رکھی تھی اس سال جلسہ سالانہ لنڈن میں شرکت کے لئے ساری دنیا سے احمدی احباب تشریف لائے تھے کیونکہ یہ جلسہ احمدیت میں ایک سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔"

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ۱۲ راگست ۱۹۸۹ء کو دوسرے دن کے اپنے خطاب میں انسانیت کی خدمت کے لئے ایک اہم تحریک کا اعلان فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ کا بنیادی مقصد بنی نوع انسان کی خدمت کرنا ہے۔ ہماری کامیابی کا راز بنی نوع انسان کی خدمت میں ہے۔ ۱۵ ہزار لوگوں کے اجتماع میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے افریقہ اور انڈیا کے غریب لوگوں کی فلاح و بہبود کے لئے بابرکت تحریک کا اعلان فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان دکھی لوگوں کے دکھ درد دور کرنے کے لئے ۵ کروڑ روپے کا فنڈ اکٹھا کرنے کا اعلان کیا۔ اس تحریک کی میعاد تین سال ہوگی جلسہ کے حاضرین نے صمیم قلب سے اس تحریک پر لبیک کہا اور قابلِ قدر حصہ کے بارے میں انہوں نے اپنے وعدہ جات کو پیش کر دیا۔ لیکن جماعتِ احمدیہ کی اکثریت جو اس جلسہ سالانہ میں شریک نہ ہو سکے وہ بابرکت تحریک کا علم نہ ہونے کی وجہ سے اس شرکت سے محروم رہے مجھے امید ہے وہ اس تحریک کا علم پالیں گے تو وہ ضرور اس میں شریک ہوں گے اس لئے آپ سے درخواست ہے آپ اس تحریک کی وسیع اشاعت کریں اور اس کے خوشکن نتائج کے بارہ میں احباب کے سامنے اس کی وضاحت کریں۔

لہٰذا حضور انور کے ارشاد کے مطابق محاسب میں ایک امانت "افریقہ وبھارت جوبلی فنڈ" کھول دی گئی ہے۔ آپ احباب جماعت حضور انور کے ارشاد اور ان کے اپنے وعدہ کی اہمیت بتاتے ہوئے درخواست کریں کہ اس بابرکت تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور وعدہ جات کی اطلاع نظارت بیت المال آمد کو فوری بھجوائیں تاکہ ساتھ کے ساتھ حضور انور کو اطلاع بھجوائی جا سکے اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو یاد رہے کہ اس وعدہ کی ادائیگی کی مدت تین سال مقرر فرمائی گئی ہے اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے آمین

نوٹ:- حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قبل ازیں جوبلی فنڈ کی تحریک فرمائی تھی اس میں لوگوں کے بار بار اصرار پر کہ ہم اس عرصہ میں اپنے وعدوں کے مطابق مکمل ادائیگی نہ کر سکے ہیں جس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت اپنے خطبہ جمعہ مورخہ ۲۷/۱/۸۹ میں بقایا وعدہ جات کی سو فی صدی ادائیگی کی آخری تاریخ ۳۱ دسمبر ۱۹۸۹ء مقرر فرمائی ہے اس لئے جو دوست اس تحریک کے بقایا دار ہیں وہ نوٹ کر لیں کہ حضور کی نئی تحریک "افریقہ وبھارت جوبلی فنڈ" اس کے علاوہ ہوگی اور بقایادار جوبلی فنڈ اپنے وعدوں کی بقایا رقم جلد از جلد ادا کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کے تقاضوں کو پورا کر کے اس کی روحانی مسرتوں سے لطف اندوز ہونے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

امیر جماعت احمدیہ و
ناظر اعلیٰ قادیان

جشنِ تشکر کی تقریبات کے سلسلہ میں وادیٔ کشمیر میں تبلیغی و تربیتی پروگرام

ذیلی تنظیمات کے شاندار اجتماعات

رپورٹ مرتبہ: مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز انچارج مبلغ سرینگر

الحمد للہ مورخہ ۲۸ راگست سے لے کر ۶ ستمبر تک وادی کشمیر کی اکثر جماعتوں میں صدسالہ جشنِ تشکر کے سلسلے میں عظیم الشان تبلیغی و تربیتی اجتماعات منعقد ہوئے قادیان دارالامان سے ان اجتماعات میں شرکت کے لئے محترم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد نائب صدر مجلس انصار اللہ۔ محترم مولوی محمد انعام صاحب غوری صدر مجلس انصار اللہ اور مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ تشریف لائے تھے جبکہ وادی کشمیر سے محترم عبد الحمید صاحب ٹاک صدر صوبائی کمیٹی کشمیر۔ مکرم عبد الحکیم صاحب، وانی جنرل سیکرٹری مکرم مولوی عبد الرشید صاحب ضیاء مبلغ جموں اور خاکسار بھی اکثر جماعتوں کے پروگرام میں شریک رہے۔ ۲۸ راگست کو ہاری پاریگام میں محترم عبد الحمید صاحب ٹاک صدر صوبائی کمیٹی کی صدارت میں شاندار جلسہ ہوا چونکہ قادیان سے تشریف لانے والے احباب ۲۸ راگست کی شام کو سرینگر پہنچ گئے تھے اس لئے وہ ہاری پاریگام کے جلسے میں شریک نہ ہو سکے۔

۳۰ راور ۳۱ راگست کو ناصر آباد میں محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری کی صدارت میں انصار اللہ کا اجتماع ہوا۔ جلسہ عام کے علاوہ یہاں انصار کا رسہ کشی میں آپسی مقابلہ ہوا۔

یکم ستمبر کو آسنور میں نمازِ جمعہ کے بعد جلسہ عام مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد کی زیرِ صدارت ہوا۔ ۲ رستمبر کو کوریل میں محترمہ امۃ القیوم صاحبہ صدر لجنہ صوبائی کی صدارت میں لجنہ اماء اللہ کا شاندار جلسہ منعقد ہوا۔ پردے کی رعایت سے محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد اور محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری اور خاکسار نے خطاب کیا۔ لجنہ کا پروگرام بعد میں جاری رہا اور وفد ریشی نگر کے لئے روانہ ہوا۔ ۳ رستمبر اتوار کو محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری فاضل کی زیرِ صدارت ریشی نگر میں عظیم الشان جلسے کا انعقاد ہوا۔ اسی روز وفد بانلو کے لئے روانہ ہوا اور وہاں پر بھی تربیتی جلسہ ہوا۔

۴، ۵ ستمبر کو شورت میں خاکسار غلام نبی نیاز کی صدارت میں خدام الاحمدیہ کے آٹھویں جلسے کا انعقاد ہوا جبکہ اس موقعہ پر محترم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر نے بھی معاونت کی۔ اجتماع کا اختتامی اجلاس محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد کی صدارت میں ہوا۔ دو روزہ پروگرام میں خدام کے بہت سارے پروگرام روبہ عمل آئے۔ ۵ ستمبر کو چک امیر چند کی نئی تعمیر شدہ مسجد میں محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ ۶ ستمبر کو مسجد احمدیہ یاری پورہ میں جلسہ سیرت النبی صلعم مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری کی صدارت میں ہوا۔ تمام اجلاسات نہایت کامیاب رہے احباب جماعت و مبلغین و معلمین کرام نے بھرپور تعاون کیا۔ تمام تقریبات کی ویڈیو فلم تیار کی گئی۔ مکرم مشتاق احمد صاحب فضال نے اس کام کو احسن رنگ میں نبھایا۔ ۷ ستمبر کو وفد واپس روانہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔

ہفتہ تحریکِ جدید

۲۹ر ستمبر تا ۵ر اکتوبر ۸۹ء منایا جائے

۱۹۳۴ء میں نامساعد اور مخالف حالات میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اکناف عالم میں اشاعت اسلام کی جو عظیم الشان مہم شروع فرمائی تھی پچپن ۵۵ سال گزرنے کے بعد آج یہ اپنے خوشکن نتائج اور شیریں ثمرات سمیت ہمارے سامنے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و احسان سے ہماری ناچیز کوششوں کو نوازا ہے۔ اور ہماری حقیر قربانیوں کو شرف قبولیت بخشا۔ اس فضل وکرم پر ہم اللہ تعالیٰ کا جس قدر بھی شکر ادا کریں کم ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ فضل ہماری طرف سے ہدیۂ تشکر کا متقاضی ہے۔ اور ساتھ ہی یہ تقاضا بھی کرتا ہے کہ ہم اس مہم کو اور آگے بڑھانے اور اس کے حلقہ اثر کو وسیع تر کرنے کے لئے ہمیشہ مقدور بھر قربانیاں کرتے چلے جائیں اور اپنے بعد آنے والی نسل کو بھی اس جدو جہد سے روشناس کرائیں۔

سال کے اختتام میں صرف ایک ماہ کا عرصہ باقی رہ گیا ہے۔ مگر ابھی تک تدریجی لحاظ سے وصولی تسلی بخش نہیں ہے۔ اندریں صورت ۲۹ر ستمبر تا ۵ر اکتوبر ۱۹۸۹ء تمام جماعت ہائے احمدیہ بھارت میں ہفتہ تحریک جدید منائے جانے کا اعلان کیا جاتا ہے۔

امراء کرام و صدر صاحبان اور سیکرٹریان مال و تحریک جدید سے درخواست ہے کہ وہ اس ہفتہ کے دوران اپنی پوری توجہ اور کوشش سے اپنے اپنے حلقہ کے ٹارگٹ پورے کروائیں۔ اور چندہ تحریک جدید کی وصولی سو فیصدی کرنے کی سعی فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔ آمین

وکیل المال تحریکِ جدید قادیان

تحریکِ جدید کی اہمیت و مقاصد

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کے الفاظ میں

تحریکِ جدید کیا ہے فرمایا:- "تمام لوگوں تک پہنچنے کے لئے ہمیں آدمیوں کی ضرورت ہے۔ ہمیں روپیہ کی ضرورت ہے۔ ہمیں عزم و استقلال کی ضرورت ہے۔ ہمیں دعاؤں کی ضرورت ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے عرش کو ہلا دیں اور انہیں چیزوں کے مجموعے کا نام "تحریک جدید" ۔" (روزنامہ الفضل جلد ۲۳ نمبر ۲۸۰)

تحریکِ جدید کو کیوں جاری کیا گیا "تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے کہ اس کے ذریعہ ہمارے پاس ایسی رقم جمع ہو جائے جس سے خدا تعالیٰ کے نام کو دنیا کے کناروں تک آسانی اور سہولت کے ساتھ پہنچایا جا سکے۔ تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے۔ تاکہ کچھ افراد ایسے میسر آجائیں جو اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے وقف کر دیں۔ اور اپنی عمر اسی کام میں لگا دیں تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے تاکہ وہ عزم و استقلال ہماری جماعت میں پیدا ہو جو کام کرنے والی جماعتوں کے اندر پیدا ہونا ضروری ہوتا ہے۔" (خطبہ جمعہ ۲۷ر نومبر ۱۹۴۳ء الفضل جلد ۳۱ ۲۸۰)

تحریکِ جدید میں شمولیت کیوں ضروری ہے "میں سمجھتا ہوں کہ ہر وہ شخص جو اپنے اندر ایمان کا ایک ذرہ بھی رکھتا ہے۔ میری اس تحریک پر آگے آئے گا۔ اور وہ شخص جو خدا تعالیٰ کے نمائندوں کی آواز پر کان نہ سنے دشمن اس کا ایمان کھو دیا جائے گا۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۹ر نومبر ۱۹۳۴ء)

تحریکِ جدید مستقل تحریک ہے "تحریک جدید کا کام ان مستقل تحریکات میں سے ہے جس میں حصہ لینے والے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے مستحق ہوں گے۔"

(خطبہ جمعہ ۱۸ر نومبر ۱۹۳۸ء)

قادیان میں ٹیچر ڈے کی پُروقار تقریب

جماعت احمدیہ کے معزز و بزرگ ٹیچر عطاء اللہ خان صاحب کو LIONS CLUB قادیان کی طرف سے اعزاز دیا گیا۔

مورخہ ۳ر ستمبر بروز اتوار کو تعلیم الاسلام کالج میں LIONS CLUB والے قادیان کی طرف سے ٹیچر ڈے کی ایک پُر وقار تقریب عمل میں آئی۔ جس میں بطور چیف گیسٹ ڈسٹرکٹ گورنر شری سنتیش بھنڈور صاحب جالندھر سے شامل ہونے کے لئے آئے تھے۔ اس موقعہ پر ان کی طرف سے ہماری جماعت احمدیہ کے ایک بزرگ ٹیچر مکرم عطاء اللہ خان صاحب کو اعزاز کے طور پر تحفہ سے نوازا گیا۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے قائمقام ناظر اعلیٰ۔ مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی ناظر امور عامہ و خاکسار چوہدری منصور احمد چیمہ قائم مقام پریس سیکرٹری شامل ہوئے۔

پریس سیکرٹری جماعتِ احمدیہ قادیان

ماہنامہ جرائم نئی دہلی ستمبر ۱۹۸۹ء

ماہنامہ جرائم نئی دہلی میں اپنی ماہ مئی کی اشاعت میں جناب الطاف حسین فریدی کا ایک مضمون شائع ہوا تھا جس میں انہوں نے یہ جھوٹ لکھا کہ سلمان رشدی کی ماں قادیانی (یعنی کہ احمدی فرقہ سے تعلق رکھتی تھی) ماہ جون میں حیدر آباد کے اخبار سیاست اور رہنمائے دکن میں بھی ایسی خبریں جرائم کے حوالہ سے دی گئیں۔

مولانا حمید الدین صاحب شمس فاضل مبلغ حیدر آباد نے ماہ جون میں ہی اس کی صاف الفاظ میں تردید کی تھی۔ یہ تردید سیاست و رہنمائے دکن میں شائع ہوئی۔ اب ماہ ستمبر ۱۹۸۹ء جرائم نے اپنے شمارہ میں یہ تردید شائع کی ہے۔

ماہنامہ جرائم نئی دہلی ستمبر ۱۹۸۹ء صفحہ ۹۳ آپ کے خطوط میں حاشیہ کے ساتھ مندرجہ ذیل تردید شائع کی:-

"مولانا حمید الدین شمس انچارج احمدیہ مسلم مشن حیدر آباد نے اپنے ایک صحافتی بیان کے ذریعہ وضاحت کی ہے کہ دہلی کے ماہنامہ "جرائم" میں جناب الطاف حسین فریدی نے انکشافی مضمون میں یہ بتایا گیا ہے کہ بدنام زمانہ سلمان رشدی کی ماں قادیانی (یعنی یہ کہ احمدی فرقہ سے تعلق رکھتی تھی) جب کہ یہ بات بالکل غلط ہے۔ مولانا شمس نے مزید بتایا کہ نہ تو رشدی اور نہ اس کی ماں اور نہ اس کے خاندان کے کسی فرد کا کوئی تعلق جماعت احمدیہ سے کبھی تھا۔ موصوف نے بتایا کہ جماعت احمدیہ کے سربراہ نے سلمان رشدی کی سخت مذمت کرتے ہوئے کہا کہ شیطانی کلمات ایک صیہونی سازش ہے اور اس کتاب میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کے لئے اتنی گھٹیا زبان استعمال کی گئی ہے جو ناقابل برداشت ہے۔ ان مقدس ہستیوں کی ناموس کے لئے کروڑوں جانیں قربان کی جاسکتی ہیں۔"

(مرسلہ: مکرم حمید الدین صاحب شمس قادیان)

بدر کی ترقی کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعائیں

محترم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایڈیٹر "بدر" کے نام ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمتِ اقدس میں آپ کا خط موصول ہوا حضور انور نے اس کو ملاحظہ فرمایا اور آپ کے لئے دعا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس سے بھی زیادہ خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے اور اس سعی کو شرفِ قبولیت بخشے اور ہفت روزہ "بدر" آپ کی ادارت میں ترقی کی منازل طے کرتا چلا جائے۔ آمین

مکرم بابو خاں صاحب کے خاندان اور اب ان کے خود احمدیت قبول کرنے والے واقعہ کو دلچسپ قرار دیا۔ اور حضور نے ان کی استقامت کے لئے دعا فرمائی اللہ تعالیٰ انہیں اس نور کو آگے پھیلانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نوٹ از ایڈیٹر:۔ مکرم بابو خاں صاحب پہلے شدید مخالف تھے انہوں نے مکرم مولوی محمد احمد صاحب درویش کالا افغاناں کو اس وقت گھر سے نکال دیا تھا جب موصوف ان کو تبلیغ کرنے گئے تھے اور اسی بستی کے ایک غیر مسلم بابو رام نے مولوی صاحب کو پناہ دی تھی اور نہایت حسن سلوک سے پیش آئے۔ جب حضور انور کی خدمت میں اطلاع کی گئی تو حضور نے دعا کی اور فرمایا ان کا پیچھا نہیں چھوڑنا سمجھاتے رہیں۔

چنانچہ راقم الحروف زعیم اعلیٰ انصار اللہ کے زیر انتظام مکرم مولوی محمد احمد صاحب اور مکرم مولوی بشیر الدین صاحب سونگھڑوی مضافات قادیان میں تبلیغ کے لئے ہر ہفتہ جاتے ہیں۔ اور ہر مرتبہ عجائبات دیکھنے میں آتی ہیں۔ مکرم بابو خاں صاحب کا خاندان پہلے احمدیت میں داخل ہوا اور پھر وہ خود بھی بیعت کرکے داخل سلسلہ ہو گئے الحمد للہ۔ اور بابو رام صاحب بھی ہمیشہ حسن سلوک سے پیش آتے ہیں۔ ثم الحمد للہ۔

یہ ہیں مکرم بابو خاں صاحب اور مکرم بابو رام صاحب کا واقعہ جسے حضور انور نے دلچسپ قرار دیا ہے۔ ع

تیرے کاموں سے مجھے حیرت ہے اے میرے کریم
کس عمل پر مجھ کو دی ہے خلعتِ قرب و جوار

(در ثمین)

(ایڈیٹر)

آپ کے خطوط

(۱):۔ مکرم داؤد احمد صاحب کیفی صدر استقبالیہ کمیٹی جشن تشکر کانفرنس یوپی لکھنؤ سے تحریر فرماتے ہیں۔

اخبار بدر کی روز افزوں ترقی مضامین کی ترتیب یقیناً ہمارے دلوں کے لئے تسکین کا باعث ہے خاص طور سے جشنِ تشکر نمبر میں قرآنی آیات احادیث نبوی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات نہایت مؤثر اور بہتر رنگ میں ترتیب دیئے گئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی میں اور برکت عطا کرے۔ اور اخبار بدر نمایاں اور امتیازی شان کے ساتھ آئندہ اور بھی بلند سطح پر منظر عام پر آئے۔ آمین اس کے ساتھ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تہنیت اور آپ کی صحافت کی ستائش پر دوہری مبارکباد قبول فرمائیے۔

(۲):۔ مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس انچارج احمدیہ مسلم مشن آندھرا پردیش حیدر آباد سے تحریر فرماتے ہیں:۔

خدا تعالیٰ آپ کو صحت و سلامتی کی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آپ کے ایڈیٹوریل بہت ہی دلوں کو چھونے والے اور حالات حاضرہ پر بہترین تبصرے ہوتے ہیں۔ اور اشعار جو آپ مزین کرتے ہیں۔ اس سے تو اس کی اہمیت اور بھی زیادہ ہو جاتی ہے۔ اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ۔

(۳):۔ مکرم فیروز الدین صاحب انور زعیم اعلیٰ انصار اللہ کلکتہ سے تحریر فرماتے ہیں:۔

آج کل "بدر" ماشاء اللہ بہت قیمتی اور معلوماتی پرچہ ہو گیا ہے۔ خاص کر آپ کے اداریہ سے اور بھی جان آگئی ہے۔ مجھے یاد نہیں پڑتا کہ اس سے قبل بھی کبھی اتنا اچھا اداریہ پڑھنے کا اتفاق ہوا .... ان دنوں "بدر" کے اداریہ کو پڑھ کر بہت خوشی اور دل بہت بڑا ہو جاتا ہے۔ اللّٰھم زد فزد۔

چنانچہ یہی وجہ ہے کہ جناب منت اللہ صاحب رحمانی امیر شریعت بہار و اڑیسہ کا فتویٰ آپ کی خدمت میں بھیج رہا ہوں جو انہوں نے خون رنگا کر شہیدوں میں شامل ہونے کی غرض سے ایک اکیلے نئے احمدی پر چلایا ہے اور بزعم خود اسلام کی خدمت کی ہے۔ میرے اس احمدی بھائی کا نام مکرم سید منظر حسن صاحب ہے۔

(اس فتویٰ کا جواب دو اقساط پر مشتمل شائع ہوا ہے۔ ایڈیٹر)

(۴):۔ مکرم ڈاکٹر وسیم احمد صاحب فریدی لیکچرر سائنٹیسٹ علی گڑھ سے تحریر فرماتے ہیں:۔

آج ہی آپ کا شفقت نامہ ملا اور آج ہی "بدر" بھی ماشاء اللہ آپ کی ذاتی کوششوں سے بدر میں مزید چار چاند کا اضافہ ہوا ہے۔ اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ۔

(۵):۔ مکرم مولوی سغیر احمد صاحب طاہر مبلغ سلسلہ احمدیہ چنتہ کنٹہ سے تحریر فرماتے ہیں:۔

اخبار "بدر" کا ایڈیٹوریل پڑھ کر خوشی ہوتی ہے۔ معترضین کے اعتراضات کا مختصر اور لاجواب جواب قابل داد ہے۔

(۶):۔ مکرم غلام نبی صاحب ناظر یاری پورہ کشمیر سے تحریر فرماتے ہیں:۔

اخبار "بدر" اور بھی میٹھا ہوتا جا رہا ہے۔ جی چاہتا ہے کہ کوئی چیز پڑھنے سے رہ نہ جائے اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ۔ طباعت میں ترقی ہوئی ہے۔ ۹ر فروری ۱۹۸۹ء کے اخبار میں اداریئے کی عدم موجودگی ٹھیک نہیں لگی۔ اداریہ مختصر ہی کیوں نہ ہو اخبار کا شہ رگ کے برابر ہوتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ تو اس کی جان ہے۔

شکریہ احباب

آپ سب کو "بدر" کے مضامین و اداریئے پسند آئے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ آپ کا بہت بہت شکریہ! اصل حقیقت یہ ہے کہ من آنم کہ من دانم اگر کوئی خوبی "بدر" میں آپ کو دکھائی دیتی ہے تو وہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعا اور برکت کا نتیجہ ہے۔ اور آپ سب جانتے ہیں کہ حضور انور کی تمنا اور خواہش ہے کہ "بدر" کی سرکولیشن میں غیر معمولی اضافہ ہو۔ اس سلسلہ میں آپ سب کے غیر معمولی تعاون سے ایسا ہو سکتا ہے کہ ایسے مناسب لوگ جو مذہب اور روحانیت اور انسانی ہمدردی اپنے اندر رکھتے ہوں ان کے نام "بدر" جاری کروایا جائے۔ ع

ہمت کرے انسان تو کیا ہو نہیں سکتا
وہ کونسا عقدہ ہے جو وا ہو نہیں سکتا

عاجزانہ درخواست دعا کے ساتھ۔ والسلام

(ایڈیٹر)

درخواست دعا

مکرم ڈاکٹر سید یوسف احمد صاحب کینیڈا سے اپنے مقروضات اور دیگر پریشانیوں سے نجات پانے اور اہل و عیال کی روحانی جسمانی ترقیات کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں ☆ مکرم ڈاکٹر وسیم احمد صاحب فریدی علی گڑھ یونیورسٹی سے

قسط نمبر (۱۰)

از مکرم ابو عثمان طاہر صاحب

مباہلہ کی حقیقت

قرآن و سنت کی روشنی میں

القصہ یہ ہے حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ اور جناب مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے درمیان ہونے والے مباہلہ کی حقیقت جسے مولانا صاحب نے ایک سچے مدعیٔ ماموریت من اللہ اور ملہم من اللہ کے بالمقابل اپنی ہلاکت کے خوف سے قطعاً قبول نہ کیا کیونکہ مباہلہ قرار پانے کی صورت میں یہ لازمی نتیجہ ہوتا ہے کہ جھوٹا فریق ایک سال کے اندر اندر ذلیل و خوار یا ہلاک ہو جاتا ہے اس لئے مولوی صاحب کیونکر اپنی ہلاکت کا خطرہ مول لے سکتے تھے۔ یہ تو قرآنِ کریم کے مطابق صادقوں کا کام ہے کہ وہ عامۃ الناس میں تحدی سے یہ اعلان فرمائیں کہ اگر وہ جھوٹا ہے تو خدا تعالیٰ اسے ہلاک کر دے جیسا کہ حضرت بانیٔ سلسلہ نے اپنی کئی ایک تحریروں میں ایسا اعلان فرمایا ہے جن میں سے بعض تحریریں بطورِ نمونہ گذشتہ صفحات میں بیان ہو چکی ہیں۔ جن سے صاف ظاہر ہے کہ آپ نے قرآن کریم کی آیت وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ط ...... الخ (جس میں بھی دراصل ایک لحاظ سے مباہلہ کا ہی بیان ہے۔ کیونکہ سورہ بقرہ کی اس آیت سے اوپر کی آیت میں بھی یہودیوں کو ان کے بچھڑا کی پوجا کرنے پر انہیں اپنے اس دعویٰ کی صداقت کے لئے ایسی ہی موت کی خواہش کرنے کے لئے فرمایا گیا ہے جیسا کہ مباہلہ میں بھی فریقین ایک دوسرے کے بالمقابل اپنے دعویٰ کی صداقت کے لئے لعنتی موت کی خواہش کا اظہار کرتے ہیں۔ چنانچہ ایسی ہی موت کا مضمون سورۃ جمعہ میں بھی بیان ہوا ہے جسے مباہلہ کا نام دیا گیا ہے (جس کی تفصیل موقعہ کی مناسبت سے بیان ہو رہی ہے) کے مطابق جھوٹوں کی طرح موت سے خوف کا اظہار نہیں فرمایا بلکہ آپ نے اپنے دعویٰ ماموریت من اللہ اور ملہم من اللہ کی صداقت کے لئے اپنے آپ کو صداقت قرآنی وَاِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ ج وَاِنْ يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ يَعِدُكُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ۔ یعنی اگر وہ جھوٹا ہے تو اس کے جھوٹ کا وبال اسی پر پڑے گا۔ اور اگر وہ سچا ہے تو اس کی کہی ہوئی بعض پیشگوئیاں تمہارے متعلق پوری ہو جائیں گی۔ اللہ حد سے بڑھنے ہوئے اور بہت جھوٹ بولنے والے کو کبھی کامیاب نہیں کرتا۔ (سورہ مومن : ۲۸) کی کسوٹی پر پیش کیا جس میں آپ ہر صورت پورے اترے (اس سلسلے میں تفصیل آگے آئے گی) جس پر آپ کے مخالفین کو چاہیئے تھا کہ وہ آپ کی صداقت کا یقین کر لیتے لیکن افسوس کہ انہوں نے آپ کی صداقت کے واضح دلائل و بینات کا مشاہدہ کر کے بھی یقین نہ کیا بلکہ آپ کو مفتری دجال اور کذاب جانا جس پر آپ نے اپنے دعویٰ کی صداقت کے لئے انہیں قرآنِ کریم میں بیان کئے گئے طریق کے مطابق دعوتِ مباہلہ دیتے ہوئے ۱۸۹۶ء میں اعلان فرمایا کہ :-

"اسی نے مجھے حکم دیا ہے کہ تا میں آپ لوگوں کے سامنے مباہلہ کی درخواست کو پیش کروں تا جو راستی کا دشمن ہے وہ تباہ ہو جائے اور جو اندھیرے کو پسند کرتا ہے وہ عذاب کے اندھیرے میں پڑے .... سو اب اٹھو اور مباہلہ کے لئے تیار ہو جاؤ۔ تم سن چکے ہو کہ میرا دعویٰ دو باتوں پر مبنی تھا۔ اول نصوصِ قرآنیہ اور حدیثیہ پر۔ دوسرے الہاماتِ الٰہیہ پر۔ سو تم نے نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ کو قبول نہ کیا اور خدا کی کلام کو یوں ٹال دیا جیسا کہ کوئی تنکا توڑ کر پھینک دے۔ اب میرے بناء دعویٰ کا دوسرا شق باقی رہا۔ سو میں اس ذات قادر غیور کی آپ کو قسم دیتا ہوں جس کی قسم کو کوئی ایمان دار رد نہیں کر سکتا کہ اب اس دوسری بنا کی تصفیہ کے لئے مجھ سے مباہلہ کر لو۔"

(رسالہ دعوت قوم مندرجہ انجام آتھم صفحہ ۶۵ تا ۷۲ منقول از مجموعہ اشتہارات جلد دوم بعنوان "اشتہار مباہلہ")

اور حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی اس دعوتِ مباہلہ کے تقریباً ۹۲ سال بعد ۱۰ر جون ۱۹۸۸ء کو آپ کے نائب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے آپ ہی کی اس دعوت مباہلہ کو بنیاد بنا کر آپ ہی کے دعویٔ ماموریت من اللہ کی صداقت کے لئے دنیا بھر کے مخالفین احمدیت کے لیڈروں (مکذبین، مکفرین اور معاندین) کو مباہلہ کا چیلنج دیا۔ (جب کہ جماعت احمدیہ کے قیام کو تقریباً سو سال پورے ہو رہے ہیں اور جس کی اس وقت دنیا بھر میں تعداد ایک کروڑ سے زیادہ ہو چکی ہے اور اس کی جڑیں ایک سو ستر ممالک میں پھیل چکی ہیں) اس لئے کہ وطنِ عزیز پاکستان میں (جہاں آج جماعت احمدیہ کا مرکز (ربوہ) ہے اور جہاں جماعت احمدیہ کی تعداد اس وقت چالیس لاکھ کے لگ بھگ ہو چکی ہے۔ جو حقیقی اسلام کی پیرو ہے) پہلے تو تقریباً ہر فرقہ کے علماء نے اپنے بعض خود ساختہ عقائد سے ہم آہنگ نہ پاتے ہوئے قرآن کریم کی سورۃ جمعہ (جس کی آیت وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ط سورۃ جمعہ آیت ۴) کے مصداق بلاشبہ مدعیٔ مہدویت و مسیحیت ہیں) کی آیات ۷ تا ۷ میں یہودیوں کی بیان کردہ روش کے عین مطابق (کہ جس میں اللہ تعالیٰ ان کے اس باطل دعویٰ پر کہ باقی دنیا کو چھوڑ کر صرف یہودی ہی اللہ کے دوست ہیں" یہودیوں کو یہ حکم دے رہا ہے کہ وہ اپنے اس دعویٰ کی صداقت کے ثبوت کے لئے موت کی تمنا کریں یعنی وہ اللہ تعالیٰ کے مامور اور صادق بندے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مباہلہ کریں) اپنے اکثریتی فیصلہ کی بنا پر جماعت احمدیہ کے حقِ اعتراف (RIGHT TO PROFESS) کو یکسر نظر انداز کرتے ہوئے نا مسلم قرار دیا۔

سے جو قرآنِ کریم کی تعلیم کے یکسر خلاف ہے اور جو قرآنِ کریم کے مطابق ہمیشہ اور ہر زمانہ میں ہر نبی کے مخالفین کا طریق رہا ہے۔ کیونکہ ہمیشہ اور ہر زمانے میں مومنین (جو اپنے وقت کے انبیاء پر ایمان لائے) کی انبیاء کے مخالفین کے بالمقابل کم تعداد یعنی اقلیت میں ہی رہے ہیں۔ ورنہ اگر مذہبی معاملہ میں جمہوری فیصلے کو صاد سمجھا جائے تو ہر زمانے کے ہر نبی کو اس کے مخالفین کے بالمقابل (جو ہمیشہ اکثریت میں رہے ہیں) نعوذ باللہ جھوٹا تسلیم کرنا پڑیگا۔ دوسرا یہ کہ اگر پاکستان کے احمدیت کے مخالف علماء کے جماعت احمدیہ کو نا مسلم قرار دیئے جانے والے فیصلہ کو صحیح سمجھا جائے تو تب یہودیوں کے اس عقیدہ

حتیٰ کہ سنہ ۱۹۸۴ء میں یہی روش اپناتے ہوئے سابق فوجی حاکم پاکستان نے ایک آرڈیننس نافذ کیا جس کی رو سے اللہ اور اس کے رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات کو پس پشت ڈالتے ہوئے) جماعت احمدیہ کو اذان کہنے سے روک دیا گیا۔ اس کی مذہبی تبلیغ پر پابندی عائد کر دی گئی اُسے اپنی مساجد کو مساجد کہنے یا لکھنے سے روک دیا گیا۔ عبادت گاہوں پر کلمہ طیبہ لکھنے سے منع کر دیا گیا۔ بلکہ کئی ایک مساجد کی پیشانیوں سے کلمہ طیبہ مٹا دیا گیا حتیٰ کہ کئی ایک مساجد کو شہید بھی کر دیا گیا۔ اسی طرح احمدیوں کو اپنے سینوں پر سرعام کلمہ طیبہ کا بیج لگانے اور اس کا سرعام ورد کرنے سے بھی منع کر دیا گیا اور جو کوئی احمدی بھی اس آرڈیننس کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی عظمت و سربلندی کا اقرار کرتا ہوا پایا گیا اُسے سخت سزائیں دی گئیں۔ جیلوں میں ٹھونسا گیا بلکہ اس جرم (اللہ اور اس کے رسول کا نام لینے کے جرم) میں درجن بھر سے زائد احمدیوں کو شہید بھی کیا گیا۔ اور یہ آرڈیننس آج بھی وطنِ عزیز (جو کلمہ طیبہ کی سربلندی کے لئے ہی حاصل کیا گیا تھا۔) میں جاری ہے۔ علاوہ ازیں جماعت احمدیہ کے موجودہ امام (خلیفہ وقت) حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پر مولانا اسلم قریشی کے اغواء اور قتل کا جھوٹا الزام لگایا گیا (جس کی اصل حقیقت آگے چل کر بیان ہو رہی ہے) نیز حکومتی سطح پر ایسے گھناؤنے منصوبے تیار کئے گئے کہ جن کے عملی جامہ پہنائے جانے کی صورت میں لازماً حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا رابطہ نہ صرف اندرونِ پاکستان کے احمدیوں بلکہ تمام دنیا میں پھیلی ہوئی عالمگیر جماعت احمدیہ سے کٹ جاتا جس کے نتیجہ میں دنیا بھر کے احمدی خلافتِ حقہ سے کما حقہٗ فیض یاب ہونے سے محروم رہ جاتے جس کی بناء پر ہی امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کو وطنِ عزیز چھوڑنا پڑا اور یہ سب کچھ وطنِ عزیز میں جماعت احمدیہ کے ساتھ "تحفظ ختم نبوتؐ" کے نام پر کیا گیا۔ اور ظاہر یہ کیا گیا کہ جماعت احمدیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین تسلیم نہیں کرتی ہے (حالانکہ راقم جیسا کہ پیچھے بیان کر چکا ہے کہ خدا کی قسم آج صرف اور صرف جماعت احمدیہ ہی من حیث الجماعت قرآن کریم اور احادیث کی روشنی میں آیت "خاتم النبیینؐ" پر بصدق دل یقین رکھتے ہوئے صحیح معنوں میں آنحضرتؐ کو خاتم النبیین تسلیم کرتی ہے) اور اس کے ثبوت کے لئے حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے دعاوی نیز عقائد اسلام سے متعلق آپ کی تحریروں کو بغیر سیاق و سباق اور حوالوں کے یا انہیں توڑ مروڑ کر ایسے رنگ میں پیش کیا جاتا ہے کہ جس سے یہ ظاہر ہو کہ جماعت احمدیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین تسلیم نہیں کرتی۔ لیکن مخالفین احمدیت کے اس طرزِ عمل سے یہ بالوضاحت ثابت ہوتا ہے کہ ہم وہ عقیدہ نہیں رکھتے جو ہم پر تھوپا جاتا ہے بلکہ ہم تو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ مدعیٔ نبوت و مسیحیت کی نسبت وہ عقیدہ رکھتے ہیں جو قرآن کریم کی نص صریح اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے اور جس کے ثبوت کے لئے جماعت احمدیہ اپنے تمام مخالفین کو حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی کتب کو مطالعہ کرنے کی دعوت دیتی آئی ہے اور آج بھی دے رہی ہے اور اسی بنا پر امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دنیا بھر کے مخالفین احمدیت کے لیڈروں (مکفرین۔ مکذبین اور معاندین) کو باقاعدہ تحریری طور پر ایک پمفلٹ کے ذریعے جس میں ان عقائد اسلامیہ اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے دعاوی (جنہیں مخالفین احمدیت غلط رنگ میں پیش کر کے یا قرآن کریم اور احادیث صحیحہ کو پس پشت ڈالتے ہوئے جان بوجھ کر یا اپنی ناسمجھی کی بناء پر گذشتہ صفحات میں بیان کئے گئے ان کے اپنے خود ساختہ عقیدہ "ختم نبوت" کی کسوٹی پر پرکھتے ہوئے گویا یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین تسلیم نہیں کرتی ہے) کو درج کرتے ہوئے انہیں دعوتِ مباہلہ دی ہے۔ جیسا کہ گذشتہ دنوں امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے روزنامہ جنگ لندن کے نمائندہ جناب محمد سرور صاحب کو انٹرویو دیتے ہوئے اسی امر کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا۔

"ہمارے متعلق لٹریچر تو واقعی بہت پھیلا ہوا ہے۔ اور وہ ایسا غلط احمدیت کا تصور پیش کرتا ہے کہ کسی احمدی کے وہم و گمان میں وہ بات نہیں۔ عوام الناس یہ سمجھتے ہیں کہ انہیں احمدیت کے متعلق پوری واقفیت ہو گئی۔ اسی لئے میں نے علماء کو جو مباہلے کی دعوت دی ہے اس میں وہ ساری باتیں جس حد تک ممکن تھیں اور بھی لوگ کہتے ہوں گے مگر جو اہم باتیں تھیں وہ درج کر دیں۔ تم کہتے ہو۔ ہم یہ ہیں۔ ہم کہتے ہیں ہم یہ نہیں ہیں۔ اور ہم حلف اُٹھاتے ہیں کہ ہم یہ نہیں ہیں جو تم کہہ رہے ہو۔ اور تم حلف اُٹھالو کہ ہم وہی ہیں اور پھر جیسا کہ قرآن کریم نے فرمایا جھوٹے پر لعنت ڈال دو۔ اتنی سی بات ہے اس سے آپ کو پتہ چل جائے گا کہ ہم کیا نہیں ہیں اس (یعنی حضرت امام جماعت احمدیہ کی طرف سے بھیجے گئے مباہلہ کے چیلنج کا پمفلٹ۔ ناقل) میں خلاصۃً سب کچھ درج ہو گیا ہے۔ جو ہمارے متعلق کہا جاتا ہے لیکن ہم یہ ہرگز نہیں ہیں اور خلاصۃً آخر میں وہ بھی دے دیا ہے جو ہم ہیں ...... خلاصۃً میں نے یہ مسلک (بیان) کیا کہ آپ یہ کہتے ہیں کہ ان باتوں کا یہ مطلب ہے تو ہم پر اللہ تعالیٰ کی لعنت پھر ہم بھی آپ سے متفق ہیں کہ ہم مسلمان نہیں آپ کہتے ہیں ان باتوں کا یہ مطلب ہے۔ ہم کہتے ہیں اچھا اگر یہ مطلب ہے تو احمدیت جھوٹی ہے پھر خدا کی لعنت پڑے۔ ہم سے تو پوچھو کہ ہم کیا کہتے ہیں۔ کیا سمجھتے ہیں۔ وہ سب ہے میں نے الگ صاف لکھ دیا۔

اس لئے سارے الزامات کا یکطرفہ جواب دے دیا کہ جھوٹ ہے ہمارا یہ عقیدہ نہیں ہے۔ اس سے زیادہ میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ آپ یہی کہہ سکتے تاکہ نہیں ہے۔ تم دھوکا دے رہے ہو تو میں کہتا ہوں اچھا خدا عالم الغیب والشہادۃ ہے اس کے پاس مقدمہ لے جاؤ اب جھگڑے کافی لمبے ہو گئے ہیں اللہ کو فیصلہ کرنے دو اس طریق فیصلہ پر ان کو کیا اعتراض ہے .... میں نے مباہلہ کا چیلنج دیا اور ساتھ ہی اس کے دلیل دی لا حجۃ بیننا و بینکم بڑی بحثیں ہو گئیں ہیں۔ اب تمہارے ساتھ (یعنی مخالفین احمدیت۔ مکذبین۔ مکفرین اور معاندین کے ساتھ۔ ناقل) ہماری بحث ختم۔ اب خدا کی عدالت میں چلتے ہیں۔ اب تم دلوں پر حملہ کر رہے ہو کہ اس کا یہ مطلب لکھا ہوا ہے۔ دلوں پر حملہ ہی ہو گیا نا! ہم کہتے ہیں۔ ہم اس کا یہ مطلب نہیں لیتے تم کہتے ہو۔ یہی لیتے ہو۔ پھر خدا کی عدالت میں چلے جاؤ جھوٹے پر ڈال دو اگر تمہیں جرأت ہے۔ خدا تعالیٰ خود ہی فیصلہ کرے گا۔"

(تفصیل ملاحظہ فرمائیے روزنامہ "جنگ" لندن مورخہ ۲۷ ستمبر ۱۹۸۸ء صفحہ ۲)

(باقی)

بقیہ حاشیہ:- کو بھی صحیح سمجھنا پڑے گا جس کی بناء پر وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا بلکہ خدا بھی تسلیم کرتے ہیں۔ کیونکہ تاریخ عالم سے ثابت ہے کہ چوتھی صدی عیسوی میں قسطنطین اعظم کے زمانے میں اس کی کونسل کے ارکان نے (جن میں ہر فرقہ کا ایک مذہبی نمائندہ یعنی "اسقف" تھا) نے باقاعدہ ووٹنگ کے ذریعے اکثریتی بنا پر فیصلہ کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن اللہ ہیں اور الوہیت کے مرتبہ پر فائز ہیں۔ (ملاحظہ ہو The Jesus Scroll by Donovan Joyce Page ۳۴-۳۵ صفحہ)

قسط دوم

مجاہدین دفتر اوّل کے ورثاء توجہ فرمائیں

ہمارے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کی روشنی میں حسب ذیل مجاہدین کے کھاتہ جات بحال کروانے کے لئے ان کے ورثاء جلد توجہ فرمائیں ۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

اسماء مجاہدین	نام جماعت
محترمہ والدہ صاحبہ سید غلام مصطفیٰ صاحب مرحوم	مظفر پور
بچگان دو کس	"
مکرم سید حسام الدین صاحب	جمشید پور
" احتشام الدین احمد صاحب	"
" بابو عبد القدیر صاحب	"
" بابو عبد المجید صاحب	"
" عبد القیوم صاحب	"
" محمد سلیمان صاحب مرحوم	"
محترمہ شاکرہ بی بی صاحبہ اہلیہ عبد المجید صاحب	"

متفرق افراد صوبہ بہار

مکرم سید حفیظ جلیل الدین احمد صاحب مع اہلیہ صاحبہ

اسماء مجاہدین	نام جماعت
مکرم خان کالے خاں صاحب	
مکرمہ فاطمہ بی بی صاحبہ	
" لطیف النساء صاحبہ	
مکرم ایم محمد سالم اکبر صاحب	(بر کھو پٹی)
مکرمہ آسیہ خاتون صاحبہ اہلیہ	"
" زینب النساء صاحبہ بنت	"
مکرم حضرت ملک عبد العزیز صاحب	(آرہ)
مکرمہ اہلیہ صاحبہ	" " "

محترم ماسٹر غلام محمد صاحب عبد کی وفات

لاہور سے ۲۳ / اگست کو بذریعہ فون یہ افسوسناک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ محترم ماسٹر غلام محمد صاحب عبد وفات پا گئے ہیں ۔

محترم ماسٹر غلام محمد صاحب عبد ابتداءً قادیان میں تعلیم الاسلام سکول کے پرائمری حصہ میں مدرس تھے ۔ اس خدمت میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعدد نونہالان کی تدریس کا آپ کو شرف حاصل ہوا ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بھی ان میں سے ایک ہیں ۔ حضور انور ان کی مالی اعانت فرماتے رہے ہیں ۔ محترم ماسٹر صاحب آخر عمر میں بصارت کھو بیٹھے تھے ۔ ان کی خدمت کی سعادت آپ کے فرزند محترم حمید اللہ صاحب کو نصیب ہوئی اور انکے ہاں ہی سعید پارک ۔ مجید سٹریٹ ۔ شاہدرہ موڑ لاہور میں انہوں نے وفات پائی ۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ۔ دوسرے روز بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی ۔ مرحوم کے والد ماجد محترم میاں محمد مراد صاحب حافظ آباد کے ایک بزرگ تابعی تھے جن کے ذریعہ محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مورخ احمدیت کا خاندان احمدی ہوا نیز حضرت شیخ عبد القادر صاحب (سابق سوداگر مل) کو بھی احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی اور بطور مبلغ اور بطور مصنف گرانقدر خدمات سر انجام دیں ماسٹر صاحب تقسیم ملک سے پہلے محلہ دار الفضل میں خاکسار کے والد محترم کے مکان کے قریب ہی رہائش رکھتے تھے ۔ نرم اور منکسر مزاج اور خوش طبع اور تقویٰ شعار تھے ۔ اللہ تعالیٰ انکے مدارج بلند فرمائے اور انکے اعزہ کو بشمول مکرم بشیر احمد صاحب حافظ آبادی درویش اور انکے برادران مکرم نذیر احمد صاحب ۔ مکرم منیر احمد صاحب (ناظر امور عامہ) کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے آمین ۔ (ملک صلاح الدین درویش مولف اصحاب احمد قادیان)

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

الرحیم جیولرز

پروپرائیٹر :- سید شوکت علی اینڈ سنز

(پتہ)

خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری ۔ ناتھ ناظم آباد کراچی ۔ فون : ۶۲۹۴۴۴

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے
(درثمین)

آٹو ونگس

AUTOWINGS
15, SANTHOME HIGH ROAD
MADRAS -600004
PHONE NO - 76360
74350

" میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا "

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش :- عبد الرحیم و عبد الرؤف مالکان حمید ساری سنٹر ۔ ملک پور کٹک (اڑیسہ)

YUBA
QUALITY FOOT WEAR

الیس اللہ بکاف عبدہٗ

پیشکردہ :- بیانی پولیمرز کلکتہ - ۴۶

ٹیلیفون نمبرز :- ۵۲۰۶ ، ۵۱۳۷ ، ۴۰۲۸ - ۴۳

مجلس انصار اللہ مرکزیہ بھارت کا دسواں

سالانہ اجتماع

۱۱-۱۲ر اکتوبر ۱۹۸۹ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا انشاء اللہ

جملہ اراکین مجالس انصار اللہ بھارت سے گزارش ہے کہ نئی صدی کے اس پہلے سالانہ اجتماع میں بکثرت شریک ہوکر اجتماع کی برکات سے مستفید ہوں۔ قبل از وقت اپنی تشریف آوری سے دفتر مرکزیہ کو مطلع کرکے ممنون فرماویں۔

خاکسار:- صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ قادیان

درخواستِ دعا:- ● کرڈاپلی (اڑیسہ) ۔ عبد الشکور صاحب کی والدہ صاحبہ بیمار ہیں صحتِ کاملہ کے لئے۔ ● مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اپنے بیٹے منور احمد خان کی میٹرک کے امتحان میں کامیابی کیلئے درخواستِ دعا کرتے ہوئے دس روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ ● سراج احمد، فیروز احمد سوردیں بیمار ہیں صحتِ کاملہ کے لئے۔ اعانتِ بدر میں کچھ رقم ادا کی ہے ان سب کی صحت وسلامتی، خیر وبرکت کے لئے درخواستِ دعا ہے۔ (ادارہ)

اَفضَلُ الذِّکرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۶/۵/۳۱ لوئر چت پور روڈ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475
RESI. 273903 } CALCUTTA - 700073.

اشاعت نمبر ۲ (اشاد نیوک)

اَسلِم تَسلَم

اسلام لا، تو ہر خرابی، برائی اور نقصان سے محفوظ ہو جائے گا!

(محتاجِ دعا)

یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی - (مہاراشٹر)

"اَلخَیرُ کُلُّہٗ فِی القُرآنِ"

"ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے۔"

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

THE JANTA　　PHONE NO. 279203.

CARD BOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD, CORROGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

اِشفَعُوا تُؤجَرُوا

سفارش کیا کرو۔ تم کو سفارش کا بھی اجر ملے گا

(حدیث نبوی)

RABWAH WOOD INDUSTRIES

SAW MILLS & FOREST CONTRACTORS,

DEALERS IN :- TIMBER TEAK POLES SIZES, FIREWOOD. MANUFACTURERS OF WOODEN FURNITURE, ELECTRICAL ACCESSORIES ETC.

P.O. VANIYAMBALAM (KERALA)

قائم ہو پھر سے حکم محمدؐ جہان میں ؛ ضائع نہ ہو تمہاری یہ محنت خدا کرے

رائچوری الیکٹریکلس (الیکٹرک کنٹریکٹر)

RAICHURI ELECTRICALS

(ELECTRIC CONTRACTOR)

TARUN BHARAT CO.OP. HOUSE SOCT.

PLOT NO. 6. GROUND FLOOR, OLD CHAKALA,

OPP. CIGARETTE HOUSE, ANDHERI (EAST)

PHONES } OFFICE. 6348179
RESI. 6289389 } BOMBAY-400099

امام مہدی کا ظہور!

بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"مجھے خدا کی پاک اور مطہر وحی سے اطلاع دی گئی ہے کہ میں اس کی طرف سے مسیح موعود اور مہدی معہود اور اندرونی و بیرونی اختلافات کا حکم ہوں۔ یہ جو میرا نام مسیح اور مہدی رکھا گیا ہے ان دونوں ناموں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مشرف فرمایا اور پھر خدا نے اپنے بلا واسطہ مکالمہ سے یہی میرا نام رکھا اور پھر زمانے کی حالتِ موجودہ نے تقاضا کیا کہ یہی میرا نام ہو۔" (اربعین حصہ اول ص۳)

طالبانِ دعا:- محمد شفیق سہگل۔ محمد نعیم سہگل۔ محمد لقمان جہانگیر۔ مبشر احمد۔ ہارون احمد۔ پسران مکرم میاں محمد بشیر صاحب سہگل مرحوم کلکتہ۔

یَنۡصُرُکَ رِجَالٌ نُّوۡحِیۡۤ اِلَیۡھِمۡ مِّنَ السَّمَآءِ

{ تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیش کردہ } کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس، سٹاکسٹ جیون ڈریسز۔ مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک۔ ۷۵٦۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر:۔ شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر:۔ 294

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" ۔ ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس — کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

گڈ لک الیکٹرانکس — انڈسٹریز روڈ، اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو۔ ٹی وی اوشا پنکھوں اور سلائی مشینوں کی سیل اور سروس۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

- بڑے ہوکر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ اُن کی تحقیر۔
- عالم ہوکر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے اُن کی تذلیل۔
- امیر ہوکر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر۔ (کشتی نوح)

M. MOOSA RAZA SAHEB & SONS

6 - ALBERT VICTOR ROAD FORT.

GRAM :- MOOSA RAZA
PHONE :- 605558. } BANGALORE - 560002.

"پندرھویں صدی ہجری غلبہ اسلام کی صدی ہے۔"
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

(پیشکش)

SAIRA Traders

WHOLE SALE DEALER IN HAWAI & PVC. CHAPPALS.

SHOE MARKET, NAYA PUL, HYDERABAD

PHONE NO. 522860. PIN. 500002.

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ہشتم ص۱۳)

فون نمبر: 42916 — ٹیلیگرام "ALLIED"

الائیڈ پروڈکٹس

سپلائرز:۔ کرشنڈ بون۔ بون میل۔ بون سینیوس اور ہارن ہوفس وغیرہ

(پتہ)

نمبر ۲۴۰/۴/۲ عقب کاچیگوڑہ ریلوے اسٹیشن حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

AUTHORISED DISTRIBUTORS — AMBASSADOR · TREKKER · BEDFORD · CONTESSA

AUTHORISED DEALERS — PERKINS P3 P4 P6 P6/354

"AUTOCENTRE" :تار کا پتہ
28 - 5222
28 - 1652 :ٹیلیفون نمبرز

ہر قسم کی گاڑیوں، پٹرول وڈیزل کار، ٹرک، بس، جیپ اور ماروتی کے اصلی پرزہ جات کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں۔!!

آٹو ٹریڈرز

۱۶۔ مینگو لین۔ کلکتہ۔ ۷۰۰۰۰۱

AUTO TRADERS, 16 - MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001.

"ساری عقدہ کشائیاں دعا کے ساتھ ہو جاتی ہیں۔" (ملفوظات جلد پنجم ص۱۵۵)

NIR®

CALCUTTA - 15.

پیش کرتے ہیں:۔

آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل، نیر ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!